کرپٹوکرنسی اور بِٹ کوائن

کی حقیقت شریعت کی روشنی میں

(Cryptocurrency)

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
(سابق استاذ: دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ وصدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن
ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ، یوپی، الھند

جملہ حقوق محفوظ

U-164

نام : کرپٹوکرنسی اور بٹ کوائن کی حقیقت شریعت کی روشنی میں

مصنف : مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

ناشر : مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ

باہتمام : ڈاکٹر عطاء اللہ صدیقی

تعداد کتب : ۱۰۰۰

سال : ۲۰۲۵ء

قیمت : ۱۲۰

Writer :	Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi
Book Name:	Crypto Currency aur Bitcoin ki Haqeeqat
Publisher :	Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow 226020, UP, India
Website:	www.islamicjpamn.org
E-Mail:	tasneemlko2012@gmail.com
Phone No.	9984490150, 9919042879

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)	05222741539
۲۔ نیو سلور بک ایجنسی، 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی	0522-27415
۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیر آباد ۳ (لکھنؤ)	9936635816
۴۔ سبحانیہ بک ڈپو، نیا محلہ، جبل پور، مدھیہ پردیش	9424708020
۵۔ ستیہ فاؤنڈیشن 182-A 5 گرین لینڈ کیمپس، پوکھرپور، کانپور	9935044343
۶۔ مکتبہ شباب جدید، ندوہ روڈ، لکھنؤ	9198621671
۷۔ مکتبہ شاہ ولی اللہ جامع مسجد، دیوبند	8439650526

فہرست

مقدمہ ۷
کرپٹوکرنسی (Cryptocurrency) ۱۰
کرپٹوکرنسی کا آغاز ۱۱
ساتوشی ناکاموتو (Satoshi Nakamoto) کی حقیقت ۱۲
کرپٹوکرنسی کا نظم واختیار ۱۲
حکومتی پابندیاں اور کرپٹوکرنسی ۱۳
بٹ کوائن (Bitcoin) ۱۴
بٹ کوائن کی خصوصیات ۱۴
بلاک چین (Blockchain) ۱۵
بلاک چین کی مثال ۱۵
بلاک (Block) ۱۵
بلاک چین کا استعمال ۱۶
بینک کی ضرورت نہیں ۱۷
۱۔ڈیجیٹل والیٹ (Wallet) ۱۸
۲۔لین دین (Transaction) ۱۸
۳۔تصدیق (Verification) ۱۸
۴۔بلاک چین میں اندراج ۱۸
۵۔مستقل ریکارڈ ۱۸
بٹ کوائن حاصل کرنے کا طریقہ ۱۹
۱۔کسی کرپٹو ایکسچینج پر اکاؤنٹ بنانا ۱۹
۲۔شناخت کی تصدیق (KYC) ۱۹
۳۔رقم جمع کرنا ۲۰

۴۔ بٹ کوائن کی خریداری ۲۰
بٹ کوائن رکھنے کی جگہ ۲۰
بٹ کوائن کو فروخت کرنے کا طریقہ ۲۱
ایکسچینج سے بینک اکاؤنٹ میں رقم کی منتقلی ۲۲
بٹ کوائن سے مالی فائدہ ۲۲
۱۔ مائنرز (Miners) کی آمدنی ۲۲
۲۔ کرپٹو ایکسچینج کمپنیوں کی آمدنی ۲۳
۳۔ سرمایہ کار کا منافع یا نقصان ۲۳
منافع کی رقم آنے کا ذریعہ ۲۳
کرپٹوکرنسی کی خرید وفروخت اور قیمت میں اتار چڑھاؤ ۲۴
بٹ کوائن کی بدلتی قیمت اور اتار چڑھاؤ ۲۵
اسلامی نقطۂ نظر سے علماء کی آراء ۲۶
علماء کے ناجائز یا مشتبہ قرار دینے کے اہم دلائل ۲۶
۱۔ شدید غیر یقینی (غرر) ۲۶
۲۔ قیاس آرائی (Speculation) ۲۶
۳۔ حقیقی اثاثے کی عدم موجودگی ۲۷
۴۔ غیر قانونی استعمال کا امکان ۲۷
جواز کے قائل علماء کے دلائل ۲۷
اسلام میں جائز کرنسی کی بنیادی شرائط ۲۸
۱۔ عمومی قبولیت ۲۹
۲۔ قدر کا معلوم ہونا ۲۹
۳۔ دھوکے اور جعل سازی سے تحفظ ۲۹

۴۔شرعی اصولوں کی پابندی..... ۲۹
۵۔عرف اور معاشرتی قبولیت..... ۲۹
بٹ کوائن اور عالمی ادارے..... ۳۰
بٹ کوائن اور حکومتی موقف..... ۳۰
بٹ کوائن پر اعتماد کی بنیاد..... ۳۱
کرپٹوکرنسی کا غلط استعمال..... ۳۱
۱۔منی لانڈرنگ(Money Laundering)..... ۳۱
۲۔رینسم ویئر(Ransomware)..... ۳۲
۳۔آن لائن فراڈ..... ۳۲
۴۔غیر قانونی تجارت..... ۳۲
پٹوکرنسی حرام یا غیر قانونی..... ۳۲
کرپٹوکرنسی اور سود کی شمولیت ۳۳
۱۔کرپٹولون(Crypto Loan)..... ۳۳
۲۔مارجن ٹریڈنگ(Margin Trading)..... ۳۳
۳۔کرپٹو پر طے شدہ سود کمانا(Interest/Earn)..... ۳۳
جائز منافع کی شکل..... ۳۴
۴۔فیوچرز اور لیوریج ٹریڈنگ..... ۳۵
صرف خرید و فروخت کی صورت..... ۳۵
غرر(الغرر) کی تعریف..... ۳۶
غرر والے سودے کی مثالیں..... ۳۷
واضح اور جائز سودے کی مثالیں..... ۳۷
کرپٹوکرنسی میں غرر..... ۳۸
قیمت کی تبدیلی اور غرر..... ۳۸
کرپٹو معاملات کی چند آسان مثالیں..... ۳۹

روپے میں غرر نہ ہونے کی وجہ ۴۰
شیئر میں غرر نہ ہونے کی وجہ ۴۱
کرپٹوکرنسی میں غرر ہونے یا نہ ہونے کے دلائل ۴۲
پیپر کرنسی یعنی روپیہ اور کرپٹوکرنسی میں بنیادی فرق ۴۲
علمی احتیاط ۴۳
کرپٹوکرنسی کو ناجائز قرار دینے والے علماء وادارے ۴۴
مخصوص شرائط کے ساتھ جواز کے قائل علماء ۴۵
خلاصۂ بحث ۴۵

❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمدللہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ الکریم، اما بعد

دنیا تیزی سے ڈیجیٹل دور کی طرف بڑھ رہی ہے۔ تجارت، بینکاری، خرید و فروخت اور رقم کی منتقلی کے طریقے بھی پہلے جیسے نہیں رہے۔ کبھی لین دین زیادہ تر سونے، چاندی اور سکوں کے ذریعے ہوتا تھا، پھر کاغذی کرنسی اور بینکاری نظام عام ہوا، اور اب انٹرنیٹ اور جدید ٹیکنالوجی نے مالی معاملات کی نئی شکلیں پیدا کر دی ہیں۔ انہی نئی صورتوں میں ایک اہم نام کرپٹوکرنسی (Cryptocurrency) کا ہے، جس نے بہت کم عرصے میں پوری دنیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی ہے۔

کرپٹوکرنسی عام نوٹ یا سکے کی طرح مادّی شکل نہیں رکھتی، بلکہ یہ ایک ڈیجیٹل اثاثہ ہے۔ اس کی خرید و فروخت اور منتقلی کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے ہوتی ہے۔ بٹ کوائن (Bitcoin (BTC اس کی سب سے معروف مثال ہے، جبکہ دوسری بہت سی کرپٹوکرنسیاں بھی دنیا میں استعمال ہو رہی ہیں۔ ان میں سے بہت سی کرپٹوکرنسیاں بلاک چین (Blockchain) ٹیکنالوجی پر کام کرتی ہیں، جس میں لین دین کا ریکارڈ ایک ڈیجیٹل نظام کے ذریعے محفوظ کیا جاتا ہے۔ کرپٹو کی دنیا میں Coins، Tokens اور Stablecoins جیسی مختلف اقسام موجود ہیں اور ہر ایک کی نوعیت، مقصد اور خطرات یکساں نہیں ہیں۔

کرپٹوکرنسی کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس کی بہت سی صورتیں روایتی کرنسی سے مختلف ہیں۔ روپیہ، ریال یا ڈالر کسی ریاست اور اس کے مالیاتی نظام سے وابستہ ہوتے ہیں، جبکہ بٹ کوائن جیسی غیر مرکزی کرپٹو کسی ایک حکومت یا مرکزی بینک کی طرف سے جاری نہیں کی جاتی۔ اس کا نظام دنیا کے مختلف حصوں میں موجود کمپیوٹرز اور نیٹ ورک کے ذریعے چلتا ہے۔

اسی طرح اس کی قیمت بھی کسی ایک حکومت یا مرکزی بینک کی طرف سے مقرر نہیں کی جاتی،

بلکہ مارکیٹ میں طلب ورسد اور خرید وفروخت کے نتیجے میں بدلتی رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی قیمت میں بعض اوقات بہت تیز اضافہ اور کمی دیکھنے میں آتی ہے۔

کرپٹوکرنسی کے بڑھتے ہوئے استعمال کے ساتھ ایک اہم سوال یہ پیدا ہوا کہ اسلامی شریعت میں اس کی حقیقت اور حکم کیا ہے؟ کیا اسے شرعاً مال یا کرنسی قرار دیا جاسکتا ہے؟ کیا اس کی خرید وفروخت جائز تجارت ہے یا اس میں غرر، قمار اور قیاس آرائی کے ایسے عناصر پائے جاتے ہیں جو اسے ناجائز بناتے ہیں؟

اس سلسلے میں یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ کرپٹوکرنسی کی ہر صورت اور ہر معاملہ ایک جیسا نہیں ہے۔ عام خرید وفروخت، کرپٹولون، مارجن ٹریڈنگ، فیوچرز، لیوریج اور مقررہ منافع دینے والے پروگرام الگ الگ نوعیت رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی قرض پر پہلے سے اضافہ طے کیا جائے تو وہ سود کے حکم میں آسکتا ہے، جبکہ صرف کسی اثاثے کو خرید کر بعد میں زیادہ قیمت پر فروخت کرنے سے حاصل ہونے والا منافع بذاتِ خود قرض کا سود نہیں ہوتا۔ تاہم سود نہ ہونا ہی کسی معاملے کے مکمل شرعی جواز کے لیے کافی نہیں؛ اس کے ساتھ غرر، قمار، ملکیت، قبضہ اور دوسرے شرعی اصولوں کو بھی دیکھنا ضروری ہے۔

اسی وجہ سے کرپٹوکرنسی کے شرعی حکم کے بارے میں معاصر علماء اور فقہی ماہرین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ عدمِ جواز یا سخت احتیاط کی رائے رکھنے والے علماء کرپٹو کی موجودہ صورتوں میں شدید غیر یقینی (غرر)، حد سے بڑھی ہوئی قیاس آرائی، قیمت میں غیر معمولی اتار چڑھاؤ، بعض صورتوں میں حقیقی ملکیت و قبضے کا مسئلہ، بعض منصوبوں کی غیر شفافیت اور بعض معاملات میں سود یا قمار سے مشابہ عناصر کو اہم قرار دیتے ہیں۔ اس نقطۂ نظر کے مطابق کرپٹو کی بہت سی موجودہ تجارتی صورتیں اسلامی مالی معاملات کے مطلوبہ اطمینان، وضاحت اور شفافیت پر پوری نہیں اترتیں۔

دوسری طرف بعض معاصر اہلِ علم ہر کرپٹو اثاثے کو بذاتِ خود حرام قرار نہیں دیتے۔ ان کے نزدیک اگر کوئی کرپٹو اثاثہ واقعی لوگوں کے درمیان قابلِ قدر اور قابلِ مبادلہ مال کی حیثیت اختیار کر چکا ہو، اس کی حقیقت اور مقصد واضح ہو، خریدنے والے کو حقیقی ملکیت اور اختیار حاصل ہو، اور اس کا معاملہ سود، قمار، دھوکے، شدید غرر اور دوسرے ناجائز عناصر سے پاک ہو تو بعض صورتوں میں اس کی خرید و فروخت کی گنجائش ہوسکتی ہے۔ ان کے نزدیک صرف قیمت کا اتار چڑھاؤ یا سونے اور چاندی کی پشت پناہی نہ ہونا کسی چیز کو لازماً حرام قرار دینے کے لیے کافی نہیں، بلکہ پورے معاملے کی حقیقت اور طریقۂ

کارکو دیکھنا ضروری ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس موضوع میں نہ تو صرف جدید ٹیکنالوجی سے متأثر ہوکر ہر قسم کی کرپٹو تجارت کو درست سمجھ لینا مناسب ہے اور نہ اس کی تکنیکی حقیقت کو سمجھے بغیر حکم لگانا۔ شرعی حکم تک پہنچنے کے لیے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ کرپٹوکرنسی کیا ہے، بلاک چین کیسے کام کرتی ہے، بٹ کوائن کیسے خریدا اور فروخت کیا جاتا ہے، اس کی قیمت کیسے بنتی ہے، سرمایہ کار کو منافع کہاں سے حاصل ہوتا ہے، اور مختلف کرپٹو معاملات کی حقیقی نوعیت کیا ہے۔ اس کے بعد ہی سود، غرر، قمار، ملکیت، قبضہ اور مالیت کے شرعی اصولوں کی روشنی میں اس کا درست جائزہ لیا جاسکتا ہے۔

زیرِ نظر مختصر کتاب کا مقصد بھی یہی ہے کہ کرپٹوکرنسی کو پہلے آسان زبان میں سمجھا جائے اور پھر اسلامی نقطۂ نظر سے اس کے اہم مسائل کا جائزہ لیا جائے۔ کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ مشکل تکنیکی اور فقہی اصطلاحات کو عام فہم مثالوں کے ذریعے واضح کیا جائے، تاکہ ایک عام قاری بھی یہ سمجھ سکے کہ بٹ کوائن اور بلاک چین کیا ہیں، کرپٹو کی خرید وفروخت کیسے ہوتی ہے، اس میں منافع اور نقصان کیسے ہوتا ہے، اور علماء نے اس کے جواز یا عدمِ جواز کے بارے میں کن بنیادی دلائل کو پیش کیا ہے۔

اس کتاب کا مقصد کرپٹوکرنسی کی ترغیب دینا یا اسے سرمایہ کاری کا ذریعہ بتانا نہیں، بلکہ اس کی حقیقت اور اس سے متعلق شرعی مسائل کو آسان اور متوازن انداز میں سامنے لانا ہے۔ چونکہ کرپٹو کی مختلف اقسام اور معاملات میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے اور اس بارے میں اہلِ علم کے درمیان بھی اختلاف موجود ہے، اس لیے کسی مخصوص کرپٹو اثاثے یا معاملے کا شرعی حکم اس کی اصل نوعیت کو دیکھ کر ہی متعین کیا جاسکتا ہے۔ امید ہے کہ یہ مختصر کاوش قارئین کو اس جدید مالی مسئلے کو سمجھنے اور اس کے بارے میں شرعی اصولوں کی روشنی میں صحیح اور محتاط طرزِ فکر اختیار کرنے میں مدد دے گی۔ والسلام

محمد سرور فاروقی ندوی
دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
۱۴ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ مطابق ۲۶ ستمبر ۲۰۲۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرپٹوکرنسی (Cryptocurrency)

کرپٹوکرنسی ایک جدید ڈیجیٹل یا ورچوئل اثاثہ اور کرنسی ہے، جو روایتی کاغذی نوٹوں اور دھاتی سکوں کی طرح مادی وجود نہیں رکھتی، بلکہ صرف الیکٹرانک شکل میں موجود ہوتی ہے۔ اس کے تمام لین دین کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے انجام پاتے ہیں۔ اس نظام میں منتقلی اور ملکیت کے ریکارڈ کو محفوظ رکھنے اور ان میں غیر مجاز تبدیلی کو مشکل بنانے کے لیے کرپٹوگرافی (Cryptography) یعنی مخصوص ریاضیاتی اور کمپیوٹر تکنیکوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔

اکثر کرپٹوکرنسیاں بلاک چین (Blockchain) یا ڈسٹری بیوٹڈ لیجر ٹیکنالوجی (Distributed Ledger Technology) پر کام کرتی ہیں۔ بلاک چین بنیادی طور پر ایک ایسا مشترکہ ڈیجیٹل کھاتا (Ledger) ہے، جس میں معلومات کسی ایک جگہ کے بجائے نیٹ ورک سے منسلک متعدد کمپیوٹرز پر محفوظ کی جاتی ہیں اور ان کی تصدیق کی جاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ غیر مرکزی نظاموں میں لین دین کی توثیق کے لیے کسی مرکزی بینک یا انتظامی ادارے کی ضرورت پیش نہیں آتی، یعنی ان کے نظام پر کسی ایک حکومت، مرکزی بینک یا ادارے کا براہِ راست کنٹرول نہیں ہوتا۔ تاہم تمام کرپٹو اثاثوں کی ساخت یکساں نہیں ہوتی؛ بعض غیر مرکزی (Decentralized) ہوتے ہیں، جبکہ بعض میں مخصوص کمپنیوں یا اداروں کا عمل دخل بھی شامل ہوتا ہے۔

یہ ڈیجیٹل اثاثہ ایک شخص سے دوسرے شخص کو منتقل کیا جا سکتا ہے، اور اس تک رسائی اور اسے منتقل کرنے کا اختیار عموماً کرپٹو والٹ (Crypto Wallet) اور اس سے متعلق پرائیویٹ کی (Private Key) کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ مختلف کرپٹو اثاثوں کی نوعیت، بنیادی مقاصد اور طریقۂ کار میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے جیسے:

بٹ کوائن (Bitcoin) سب سے معروف غیر مرکزی کرپٹو اثاثوں میں سے ایک ہے، جبکہ ایتھر (Ether) ایتھیریم (Ethereum) بلاک چین نیٹ ورک کا بنیادی کرپٹو اثاثہ ہے اور اس نیٹ ورک پر ٹرانزیکشن فیس اور دیگر سرگرمیوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

دوسری جانب ٹیتھر (Tether/USDT) ایک Stablecoin ہے، جسے امریکی ڈالر کے مقابلے میں اپنی قدر کو مستحکم رکھنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔

اسی طرح BNB اور Solana جیسے دیگر بہت سے کرپٹو اثاثے بھی مختلف خصوصیات اور مقاصد کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ یوں کرپٹو کی دنیا محض ڈیجیٹل رقم تک محدود نہیں، بلکہ اس میں Coins، Tokens اور Stablecoins سمیت مختلف اقسام کے کرپٹو اثاثے شامل ہیں، جن کے استعمال، ٹیکنالوجی اور ممکنہ خطرات ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتے ہیں۔

کرپٹوکرنسی کا آغاز

بٹ کوائن اچانک خود سے شروع نہیں ہوا، بلکہ اسے ایک شخص یا گروہ نے بنایا، لیکن آج تک ان کی حقیقی شناخت یقینی طور پر معلوم نہیں ہو سکی۔ ساتوشی ناکاموتو (Satoshi Nakamoto) نام سے ایک شخص یا ممکنہ طور پر ایک گروہ نے:

31 اکتوبر 2008ء کو ایک نامعلوم شخص یا گروہ نے ساتوشی ناکاموتو (Satoshi Nakamoto) کے نام سے بٹ کوائن کا تحقیقی مقالہ (White Paper) جاری کیا۔

3 جنوری 2009ء کو بٹ کوائن کا نیٹ ورک باقاعدہ طور پر شروع ہوا اور پہلا

بلاک (Genesis Block) بنایا گیا۔

12 جنوری 2009ء کو بٹ کوائن کا پہلا لین دین کیا گیا۔

تقریباً 2010ء کے بعد ساتوشی ناکاموتو (Satoshi Nakamoto) عوامی رابطے سے غائب ہو گئے، اور اس کے بعد سے ان کی اصل شناخت معلوم نہیں ہو سکی۔

ساتوشی ناکاموتو (Satoshi Nakamoto) کی حقیقت

بٹ کوائن کی دنیا کا سب سے بڑا راز اس کے بنانے والے ساتوشی ناکاموتو (Satoshi Nakamoto) کی حقیقی شناخت ہے۔ آج تک یہ بات یقینی طور پر معلوم نہیں ہو سکی کہ اس نام کے پردے کے پیچھے آخر کون تھا۔ کیا ساتوشی ناکاموتو واقعی ایک شخص تھا یا چند ماہر پروگرامرز کا ایک گروہ تھا، یا یہ کسی کمپنی یا تنظیم کی شناخت چھپانے کے لیے اختیار کیا گیا ایک فرضی نام تھا؟ اس بارے میں وقتاً فوقتاً مختلف دعوے اور قیاس آرائیاں سامنے آتی رہی ہیں، لیکن اب تک کسی دعوے کو قطعی طور پر ثابت نہیں کیا جا سکا۔ اس طرح بٹ کوائن کو دنیا کے سامنے پیش کرنے والا ''ساتوشی ناکامو'' تو آج بھی ایک پراسرار نام ہے، جس کی حقیقی شناخت پردۂ راز میں ہے۔

کرپٹوکرنسی کا نظم واختیار

کرپٹوکرنسی کو کوئی ایک شخص، کمپنی، حکومت یا بینک نہیں چلاتا۔ بلکہ اسے دنیا بھر میں موجود ہزاروں کمپیوٹرمل کر چلاتے ہیں۔ اسی لیے اسے غیر مرکزی (Decentralized) نظام کہا جاتا ہے۔

● نوڈز (Nodes): دنیا بھر کے ہزاروں کمپیوٹر جو بٹ کوائن کا مکمل ریکارڈ محفوظ رکھتے ہیں اور لین دین کی تصدیق کرتے ہیں۔

● مائنرز (Miners): طاقتور کمپیوٹر استعمال کرنے والے افراد یا کمپنیاں جو نئے

بلاکس بناتے ہیں اور اس کے بدلے انعام کے طور پر نئے بٹ کوائن اور ٹرانزیکشن فیس حاصل کرتے ہیں۔ (بعض جدید کرپٹو کرنسیاں مائننگ کے بجائے دوسرے طریقے استعمال کرتی ہیں۔)

● صارفین (Users): جو بٹ کوائن خریدتے، بیچتے اور ایک دوسرے کو منتقل کرتے ہیں۔

● ڈویلپرز (Developers): وہ پروگرامرز جو بٹ کوائن کے سافٹ ویئر کو بہتر بنانے کی تجاویز دیتے ہیں، لیکن وہ اکیلے اپنی مرضی سے نظام تبدیل نہیں کر سکتے؛ بڑی تبدیلیوں کے لیے نیٹ ورک کے شرکاء کی وسیع رضامندی درکار ہوتی ہے۔

● ایک مثال: اسے اس طرح سمجھیں کہ کسی شخص نے ایک نیا سافٹ ویئر بنایا اور اسے اوپن سورس (Open Source) کر دیا۔ بعد میں دنیا بھر کے ہزاروں پروگرامرز اسے استعمال کرنے اور بہتر بنانے لگے۔ اب وہ سافٹ ویئر صرف اس ایک شخص کا نہیں رہتا، بلکہ ایک عالمی نیٹ ورک کے ذریعے چلتا ہے۔

حکومتی پابندیاں اور کرپٹو کرنسی

کرپٹو کرنسی کا نیٹ ورک کسی ایک ملک، حکومت یا مرکزی ادارے کے زیرِ انتظام نہیں، بلکہ دنیا کے مختلف حصوں میں موجود کمپیوٹرز (Nodes) کے ذریعے چلتا ہے۔ اسی لیے کسی ایک حکومت کے لیے پوری دنیا میں کرپٹو کرنسی نیٹ ورک کو مکمل طور پر بند کر دینا بہت مشکل ہے۔

البتہ ہر ملک اپنے قانونی دائرۂ اختیار میں کرپٹو کرنسیوں کے استعمال، خرید و فروخت، کرپٹو ایکسچینجز اور متعلقہ مالی خدمات پر قوانین اور پابندیاں عائد کر سکتا ہے۔ کوئی حکومت کرپٹو کے کاروبار کو محدود کر سکتی ہے، بعض سرگرمیوں پر پابندی لگا سکتی ہے یا کرپٹو کمپنیوں کو لائسنس، ٹیکس اور دیگر قانونی ضابطوں کا پابند بنا سکتی ہے۔

اس طرح کرپٹوکرنسی کا عالمی نیٹ ورک قائم رہ سکتا ہے، لیکن کسی مخصوص ملک میں اس تک رسائی اور اس کا قانونی استعمال حکومتی قوانین سے متأثر ہوسکتا ہے۔

بٹ کوائن (Bitcoin)

بٹ کوائن دنیا کی پہلی اور سب سے مشہور کرپٹوکرنسی (Cryptocurrency) ہے۔ یہ ایک ڈیجیٹل کرنسی ہے، یعنی اسے نہ آپ نوٹ کی شکل میں ہاتھ میں پکڑ سکتے ہیں اور نہ ہی سکہ کی صورت میں۔ یہ صرف انٹرنیٹ پر موجود ہوتی ہے۔ بٹ کوائن کہاں رکھا جاتا ہے؟ بٹ کوائن ڈیجیٹل والیٹ (Wallet) میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ یہ والیٹ موبائل ایپ، کمپیوٹر یا خصوصی ہارڈ ویئر ڈیوائس ہوسکتا ہے۔ جو صرف آن لائن ہوتا ہے۔

بٹ کوائن کی خصوصیات

بٹ کوائن کی ایک اہم خصوصیت اس کی محدود تعداد ہے۔ اس کے نظام کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ 2 کروڑ 10 لاکھ (21 ملین) بٹ کوائن ہی وجود میں آسکتے ہیں، اس سے زیادہ نہیں۔ بٹ کوائن کو کسی ایک ملک کی سرحدوں تک محدود نہیں رکھا گیا، بلکہ اسے انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا کے مختلف حصوں میں موجود افراد کے درمیان منتقل کیا جاسکتا ہے۔ اس کی منتقلی کے لیے روایتی بینکاری نظام کی طرح کسی بینک کو لازماً درمیان میں لانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

بٹ کوائن کی ایک نمایاں خصوصیت اس کی قیمت میں اتار چڑھاؤ بھی ہے۔ مارکیٹ میں اس کی قیمت طلب و رسد (Demand and Supply) سمیت مختلف عوامل سے متاثر ہوتی ہے اور اس میں تیزی سے اضافہ یا کمی ہوسکتی ہے۔ اسی لیے بٹ کوائن کو قیمت کے اعتبار سے ایک پُرخطر اور غیر مستحکم اثاثہ بھی سمجھا جاتا ہے۔

● مثال کے طور پر: اگر آپ کے پاس 0.01 بٹ کوائن ہے تو آپ اسے اپنے

بٹ کوائن والٹ کے ذریعے دنیا کے کسی دوسرے حصے میں موجود شخص کے بٹ کوائن ایڈریس پر چند منٹ میں منتقل کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے روایتی بینک کے ذریعے بین الاقوامی رقم منتقلی ضروری نہیں ہوتی۔ البتہ منتقلی مکمل ہونے کا وقت نیٹ ورک کی مصروفیت اور ادا کی جانے والی ٹرانزیکشن فیس پر منحصر ہوسکتا ہے۔

بلاک چین (Blockchain)

بلاک چین (Blockchain) ایک ایسی ڈیجیٹل رجسٹر (Digital Ledger) یا ریکارڈ بک ہے جس میں تمام لین دین (Transactions) محفوظ کیے جاتے ہیں۔ یہ ریکارڈ کسی ایک کمپیوٹر یا ادارے کے پاس نہیں ہوتا بلکہ دنیا بھر میں موجود ہزاروں کمپیوٹروں پر ایک ساتھ محفوظ رہتا ہے۔

بلاک چین کی مثال

بلاک چین ایک رجسٹر ہے جس میں ہر مالی لین دین لکھا جاتا ہے۔ عام بینک میں یہ رجسٹر صرف بینک کے پاس ہوتا ہے۔ لیکن بلاک چین میں یہی رجسٹر ہزاروں کمپیوٹروں کے پاس ایک جیسی کاپی کی صورت میں موجود ہوتا ہے۔ جب کوئی نیا لین دین ہوتا ہے تو اس لین دین کی معلومات جمع کی جاتی ہیں۔ انہیں ایک بلاک (Block) میں رکھا جاتا ہے۔ یہ بلاک پچھلے بلاک کے ساتھ مضبوط ریاضیاتی طریقے سے جوڑ دیا جاتا ہے۔

اس طرح بلاکس کی ایک زنجیر (Chain) بن جاتی ہے، اسی لیے اسے بلاک چین (Blockchain) کہا جاتا ہے۔

بلاک (Block)

بلاک چین (Blockchain) میں بلاک (Block) ایک ایسی ڈیجیٹل اکائی ہے

جس میں نیٹ ورک سے متعلق معلومات اور لین دین (Transactions) کی تفصیلات کا ریکارڈ محفوظ کیا جاتا ہے۔ ہر بلاک میں عموماً لین دین کی تفصیلات، وقت سے متعلق معلومات، پچھلے بلاک کا مخصوص کوڈ (Hash) اور موجودہ بلاک سے متعلق مخصوص ہیش (Hash) شامل ہوتے ہیں۔ ہر بلاک کا پچھلے بلاک کے ہیش سے تعلق اسے ایک زنجیر کی شکل دیتا ہے، اسی وجہ سے اس نظام کو بلاک چین" یعنی بلاکس کی زنجیر کہا جاتا ہے۔

اگر پہلے سے محفوظ کسی بلاک کے ڈیٹا میں تبدیلی کی جائے تو اس بلاک کا Hash بھی تبدیل ہوجاتا ہے، جس سے اس کے بعد آنے والے بلاکس کے ساتھ موجود ربط متأثر ہوجاتا ہے اور اس تبدیلی کو چھپانا یا نیٹ ورک سے قبول کرانا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔ اسی وجہ سے بلاک چین میں جعل سازی اور پرانے ریکارڈ میں غیر مجاز تبدیلی کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

بلاک چین کا استعمال

بلاک چین ٹیکنالوجی کا سب سے مشہور استعمال کرپٹو کرنسیوں، خاص طور پر بٹ کوائن (Bitcoin) میں ہوتا ہے۔ لیکن بلاک چین صرف کرپٹو کرنسی کے لیے استعمال نہیں ہوتی، بلکہ دوسرے شعبوں میں بھی ریکارڈ کو محفوظ رکھنے اور اس کی تصدیق کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے۔ مثلاً اسمارٹ کنٹریکٹس (Smart Contracts)، سامان کی ترسیل اور نگرانی (Supply Chain Management)، زمین اور جائیداد کے ریکارڈ، طبی ریکارڈ اور ووٹنگ کے بعض جدید نظام میں بھی بلاک چین کا استعمال کیا جاتا ہے۔

● **مثال:** اگر ساجد نے شاہد کو 1 بٹ کوائن بھیجا تو اس لین دین کی معلومات بٹ کوائن کی بلاک چین میں شامل ہوجاتی ہیں۔ بلاک چین کی نقل دنیا بھر میں موجود بہت سے نیٹ ورک نوڈز (Nodes) کے پاس محفوظ رہتی ہے۔ اسی وجہ سے کسی ایک شخص کے لیے پہلے سے تصدیق شدہ ریکارڈ کو اپنی مرضی سے خفیہ طور پر تبدیل یا حذف کرنا انتہائی مشکل ہوجاتا ہے۔

فرض کریں کہ ساجد کے پاس 1 بٹ کوائن ہے اور وہ اس میں سے 0.2 بٹ کوائن شاہد کو بھیجنا چاہتا ہے۔ ساجد اپنے ڈیجیٹل والیٹ سے شاہد کے والیٹ ایڈریس پر 0.2 بٹ کوائن بھیجنے کی درخواست کرتا ہے۔ یہ درخواست بٹ کوائن نیٹ ورک میں چلی جاتی ہے، جہاں دنیا بھر میں موجود ہزاروں کمپیوٹر (جنہیں نوڈز (Nodes) کہا جاتا ہے) اس لین دین کی جانچ کرتے ہیں۔

وہ دیکھتے ہیں کہ کیا ساجد کے پاس واقعی 0.2 بٹ کوائن موجود ہیں؟ کیا وہ پہلے یہی رقم کسی اور کو خرچ تو نہیں کر چکا؟ (Double Spending) جب زیادہ تر کمپیوٹر اس لین دین کو درست قرار دے دیتے ہیں، تو اسے ایک بلاک (Block) میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ پھر یہ بلاک بلاک چین میں ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اب شاہد کے والیٹ میں 0.2 بٹ کوائن نظر آنے لگتے ہیں، اور ساجد کے والیٹ سے اتنی رقم کم ہو جاتی ہے۔

بینک کی ضرورت نہیں

عام بینکنگ نظام میں اگر آپ کسی کو رقم بھیجتے ہیں تو بینک آپ کے اکاؤنٹ کی تصدیق کرتا ہے۔ بینک ہی رقم منتقل کرتا ہے۔ بینک اپنے ریکارڈ میں اندراج کرتا ہے۔ لیکن بٹ کوائن میں یہ کام کوئی ایک بینک یا حکومت نہیں کرتی، بلکہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہزاروں کمپیوٹر اجتماعی طور پر تصدیق کرتے ہیں۔ اسی لیے اسے غیر مرکزی (Decentralized) نظام کہا جاتا ہے جیسے:

● اگر آپ لکھنؤ میں ہیں اور آپ کا دوست امریکہ میں ہے، تو آپ اسے چند منٹوں میں بٹ کوائن بھیج سکتے ہیں۔ اس کے لیے نہ کسی بینک برانچ جانے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی کسی مرکزی ادارے سے اجازت لینے کی، البتہ اس لین دین کی تصدیق بٹ کوائن نیٹ ورک کے کمپیوٹر کرتے ہیں۔

کرپٹوکرنسی کے کام کرنے کا طریقہ درج ذیل مراحل میں سمجھا جا سکتا ہے:

۱۔ڈیجیٹل والیٹ (Wallet)

ہر صارف کے پاس ایک ڈیجیٹل والیٹ ہوتا ہے، جس میں اس کی کرپٹو کرنسی محفوظ رہتی ہے۔ اس والیٹ کا ایک عوامی پتہ (Public Address) ہوتا ہے، جس پر دوسرے لوگ کرپٹو کرنسی بھیج سکتے ہیں، جبکہ ایک نجی کلید (Private Key) ہوتی ہے، جس کے ذریعے مالک اپنے اثاثوں پر اختیار رکھتا ہے۔

۲۔لین دین (Transaction)

جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کرپٹو کرنسی بھیجتا ہے، تو اس کی درخواست پورے کرپٹونیٹ ورک میں نشر (Broadcast) ہوجاتی ہے۔

۳۔تصدیق (Verification)

دنیا بھر میں موجود ہزاروں کمپیوٹر (Nodes) اس لین دین کی جانچ کرتے ہیں کہ بھیجنے والے کے پاس مطلوبہ کرپٹو کرنسی موجود ہے یا نہیں۔ اور وہ ایک ہی رقم دوبارہ خرچ کرنے کی کوشش تو نہیں کر رہا۔

۴۔بلاک چین میں اندراج

تصدیق کے بعد اس لین دین کو دوسرے لین دین کے ساتھ ملا کر ایک بلاک (Block) بنایا جاتا ہے، پھر اسے پہلے سے موجود بلاکس کی زنجیر (Blockchain) میں شامل کر دیا جاتا ہے۔

۵۔مستقل ریکارڈ

ایک بار جب بلاک چین میں ریکارڈ محفوظ ہوجائے تو اسے تبدیل کرنا یا حذف کرنا انتہائی مشکل ہوتا ہے، کیونکہ اس کی نقل دنیا بھر کے ہزاروں کمپیوٹروں میں محفوظ ہوتی ہے۔

● مثلاً: فرض کریں ایک واٹس ایپ گروپ ہے جس میں 10,000 لوگ ہیں، اور ہر شخص کے پاس ایک ہی رجسٹر کی نقل موجود ہے۔ اگر کوئی شخص اس رجسٹر میں نئی انٹری کرنا چاہے تو پہلے زیادہ تر لوگوں کی تصدیق ضروری ہوگی۔ جب سب تصدیق کر دیں تو وہ انٹری سب کے رجسٹروں میں شامل ہو جاتی ہے۔

بٹ کوائن حاصل کرنے کا طریقہ

بٹ کوائن حاصل کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ سب سے عام طریقہ یہ ہے کہ اسے کسی آن لائن کرپٹو ایکسچینج (Crypto Exchange) سے خریدا جائے۔ بٹ کوائن کسی شخص سے ادائیگی کے طور پر بھی وصول کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بٹ کوائن مائننگ (Mining) کے ذریعے بھی حاصل کیا جاتا ہے، اس لیے عام لوگوں کے لیے یہ کام مشکل عمل ہے۔ البتہ اگر آپ کے پاس رقم موجود ہے اور آپ بٹ کوائن خریدنا چاہتے ہیں تو عام طور پر اس کا طریقہ درج ذیل ہوتا ہے:

۱۔ کسی کرپٹو ایکسچینج پر اکاؤنٹ بنانا

کرپٹو کرنسی براہِ راست سڑک یا دکان سے نہیں خریدی جاتی بلکہ بٹ کوائن عام طور پر کسی کرپٹو ایکسچینج (Crypto Exchange) کے ذریعے خریدا اور بیچا جاتا ہے۔ کرپٹو ایکسچینج ایک آن لائن پلیٹ فارم یا مارکیٹ ہوتی ہے، جہاں لوگ کرپٹو کرنسی خرید اور فروخت کر سکتے ہیں۔

۲۔ شناخت کی تصدیق (KYC)

بہت سے قانونی اور ضابطوں کے تحت کام کرنے والے کرپٹو ایکسچینج صارف سے شناخت کی تصدیق کرواتے ہیں، جسے (Know Your Customer) یا (KYC) کہا جاتا ہے۔ اس کے لیے شناختی دستاویزات، جیسے پاسپورٹ یا متعلقہ ملک میں قابلِ قبول شناختی

دستاویز، طلب کی جاسکتی ہیں۔

۳۔ رقم جمع کرنا

اکاؤنٹ اور شناخت کی تصدیق کے بعد، دستیاب طریقوں کے مطابق بینک اکاؤنٹ، ڈیبٹ کارڈ، آن لائن یا دوسرے منظور شدہ ذرائع سے رقم جمع کی جاسکتی ہے۔ رقم جمع کرنے کے طریقے ہر ملک اور ایکسچینج کے لحاظ سے مختلف ہو سکتے ہیں۔

۴۔ بٹ کوائن کی خریداری

بٹ کوائن خریدنے کے لیے پورا 1 بٹ کوائن خریدنا ضروری نہیں، بلکہ اس کا چھوٹا حصہ بھی خریدا جاسکتا ہے۔ بٹ کوائن کو بہت چھوٹے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے اور موجود رقم کے مطابق اسے کم مقدار میں بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

● مثلاً: اگر ایک بٹ کوائن کی قیمت 1 کروڑ ہو اور آپ کے پاس صرف 10,000 روپئے ہوں، تو آپ کو پورا بٹ کوائن خریدنے کی ضرورت نہیں۔ آپ صرف کم پیسے سے کم بٹ کوائن یعنی 0.001 یا 0.005 یا اس سے بھی کم حصہ خرید سکتے ہیں یعنی بٹ کوائن کو چھوٹے حصوں میں بھی خریدا جاسکتا ہے۔

بٹ کوائن رکھنے کی جگہ

بٹ کوائن (Bitcoin) خریدنے کے بعد اسے محفوظ رکھنے کے لیے کرپٹو والٹ (Crypto Wallet) استعمال کیا جاتا ہے۔ عام طور پر بٹ کوائن کو ایکسچینج والٹ (Exchange Wallet) میں رکھا جاسکتا ہے، جو کرپٹو ایکسچینج کی طرف سے فراہم کیا جاتا ہے، یا اسے اپنے ذاتی ڈیجیٹل والٹ (Personal Digital Wallet) میں منتقل کر کے محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

اصل میں بٹ کوائن والٹ کے اندر نہیں، بلکہ اس کا ریکارڈ بلاک چین

(Blockchain) پر محفوظ ہوتا ہے۔ والٹ میں پرائیویٹ کی (Private Key) ہوتی ہے، جس کے ذریعے آپ اپنے بٹ کوائن کو استعمال اور منتقل کر سکتے ہیں۔ اس لیے پرائیویٹ کی کو محفوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔

بٹ کوائن کو فروخت کرنے کا طریقہ

جب کوئی شخص اپنے بٹ کوائن فروخت کرنا چاہے تو وہ عموماً اپنے کرپٹو ایکسچینج (Crypto Exchange) کے اکاؤنٹ میں جا کر Sell (فروخت) کا اختیار منتخب کرتا ہے۔ پھر وہ بٹ کوائن کی وہ مقدار درج کرتا ہے جسے فروخت کرنا ہو اور موجودہ مارکیٹ ریٹ یا اپنی مقرر کردہ قیمت پر فروخت کا آرڈر دیتا ہے۔ اگر اس قیمت پر کوئی خریدار موجود ہو تو لین دین مکمل ہو جاتا ہے۔

فروخت کے بعد حاصل ہونے والی رقم صارف کے ایکسچینج اکاؤنٹ میں آ جاتی ہے۔ یہ رقم عام طور پر متعلقہ ملکی کرنسی یا دوسری ڈیجیٹل کرنسی کی صورت میں ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد صارف، اگر متعلقہ ملک کے قوانین اور ایکسچینج کی سہولیات اجازت دیں، تو اس رقم کو اپنے بینک اکاؤنٹ میں منتقل (Withdraw) کر سکتا ہے جیسے:

آپ نے 1,00,000 (ایک لاکھ) میں بٹ کوائن خریدا، کچھ مہینوں بعد اس کی قیمت بڑھ کر 1,30,000 (ایک لاکھ تیس ہزار) ہو گئی اور آپ نے بیچ دیا تو اگر فیس اور ٹیکس کو نظر انداز کریں تو آپ کو تقریباً 30,000 ہزار کا منافع ہوا۔

اور اگر قیمت کم ہو کر ایک لاکھ کے بجائے 80,000 ہو گئی اور بیچنا ہو تو آپ کو 20,000 ہزار کا نقصان ہوگا۔

نوٹ: بٹ کوائن کی قیمت میں مسلسل اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے۔ اس کی قیمت بڑھ بھی سکتی ہے اور کم بھی، اس لیے بٹ کوائن کی خرید و فروخت میں منافع کے ساتھ نقصان کا امکان بھی موجود رہتا ہے۔

ایکسچینج سے بینک اکاؤنٹ میں رقم کی منتقلی

بٹ کوائن فروخت کرنے کے بعد حاصل ہونے والی رقم پہلے صارف کے کرپٹو ایکسچینج اکاؤنٹ (Crypto Exchange Account) میں آتی ہے۔ اس رقم کو بینک اکاؤنٹ میں منتقل کرنے کے لیے صارف Withdraw کا اختیار منتخب کرتا ہے، اپنا رجسٹرڈ بینک اکاؤنٹ اور رقم درج کر کے درخواست کی تصدیق کرتا ہے۔

ضروری جانچ کے بعد ایکسچینج دستیاب بینکاری نظام (جیسے بینک ٹرانسفر، وائر ٹرانسفر، ACH، SEPA، UPI یا ملک میں رائج دیگر طریقوں) سے رقم بینک اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتا ہے۔ اس میں کچھ وقت لگ سکتا ہے جو ایکسچینج، بینک اور متعلقہ ملک کے قوانین پر منحصر ہوتا ہے اور بعض اوقات فیس بھی وصول کی جاتی ہے۔

واضح رہے کہ ہر کرپٹو ایکسچینج بینک میں رقم منتقل کرنے کی سہولت فراہم نہیں کرتا، اور بعض ممالک میں قانونی پابندیوں کی وجہ سے یہ سہولت محدود یا دستیاب نہیں ہوتی۔ بھارت میں بٹ کوائن قانونی کرنسی (Legal Tender) نہیں ہے، لیکن اس کی خرید و فروخت اور اسے اپنے پاس رکھنا فی الحال ممنوع بھی نہیں ہے۔ بعض رجسٹرڈ کرپٹو ایکس چینج کے ذریعے بٹ کوائن فروخت کرنے کے بعد رقم بینک اکاؤنٹ میں منتقل کی جا سکتی ہے، تاہم اس کے لیے KYC، ٹیکس اور دیگر حکومتی ضوابط کی پابندی ضروری ہوتی ہے۔

بٹ کوائن سے مالی فائدہ

بٹ کوائن سے مختلف افراد اور ادارے مختلف طریقوں سے مالی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اس میں مائنرز، کرپٹو ایکسچینج کمپنیاں اور سرمایہ کار نمایاں ہیں جیسے:

۱۔ مائنرز (Miners) کی آمدنی

مائنرز وہ لوگ ہیں جو طاقتور کمپیوٹر کے ذریعے بٹ کوائن نیٹ ورک کو چلانے اور

ٹرانزیکشنز کی تصدیق میں حصہ لیتے ہیں۔ جب کوئی مائنر کامیابی سے نیا بلاک بلاک چین میں شامل کرتا ہے تو اسے بلاک ریوارڈ (Block Reward) ملتا ہے۔ اسی طرح نئے جاری ہونے والے بٹ کوائن اور اس بلاک میں شامل ٹرانزیکشنز کی فیس بھی شامل ہوتی ہے۔ یہی مائننگ سے حاصل ہونے والی بنیادی آمدنی ہے۔

۲۔ کرپٹو ایکسچینج کمپنیوں کی آمدنی

کرپٹو ایکسچینج کمپنیاں خریداروں اور فروخت کرنے والوں کو ایک پلیٹ فارم مہیا کرتی ہیں۔ جس طرح اسٹاک مارکیٹ میں بروکر اپنی خدمات کے عوض فیس یا کمیشن وصول کرتا ہے، اسی طرح کرپٹو ایکسچینج بھی خرید و فروخت پر فیس وصول کرتی ہیں۔ بعض اوقات رقم نکالنے یا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے پر بھی فیس لیتی ہیں۔ اسی سے ان کی آمدنی ہوتی ہے۔

۳۔ سرمایہ کار کا منافع یا نقصان

اگر کوئی شخص بٹ کوائن کم قیمت پر خریدے اور بعد میں زیادہ قیمت پر فروخت کرے تو اسے منافع ہوسکتا ہے۔ مثلاً کسی نے بٹ کوائن کی کچھ مقدار 10 لاکھ روپے میں خریدی اور بعد میں وہی مقدار 15 لاکھ روپے میں فروخت کردی تو اسے، فیس اور ٹیکس وغیرہ کو نظر انداز کرتے ہوئے، 5 لاکھ روپے کا منافع ہوگا۔ لیکن اگر قیمت کم ہوجائے تو اسے نقصان بھی ہوسکتا ہے۔

منافع کی رقم آنے کا ذریعہ

یہ سمجھنا ضروری ہے کہ بٹ کوائن کسی سرمایہ کار کے لیے خود روپے یا ڈالر پیدا نہیں کرتا۔ خرید و فروخت سے حاصل ہونے والا منافع اس قیمت کے فرق سے پیدا ہوتا ہے جس پر کوئی دوسرا خریدار بٹ کوائن خریدنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔

مثلاً احمد نے ایک بٹ کوائن 50 لاکھ روپے میں خریدا۔ ایک سال بعد بلال وہی بٹ کوائن احمد سے 70 لاکھ روپے میں خرید لیتا ہے۔ اس صورت میں احمد کو، دیگر اخراجات کو نظر انداز کرتے ہوئے، 20 لاکھ روپے کا منافع ہوا۔ یہ اضافی رقم بلال کی ادا کردہ قیمت کا حصہ ہے؛ بٹ کوائن کے نظام نے احمد کے لیے الگ سے 20 لاکھ روپے پیدا نہیں کیے۔

اسی طرح اگر بعد میں خریدار کم قیمت دینے پر تیار ہوں تو بٹ کوائن رکھنے والے شخص کو نقصان بھی ہوسکتا ہے۔ اس لیے بٹ کوائن میں خرید و فروخت سے ہونے والا منافع یقینی نہیں ہوتا بلکہ مارکیٹ کی قیمت اور طلب و رسد پر منحصر ہوتا ہے۔ یعنی بٹ کوائن کی مارکیٹ میں منافع اور نقصان کا انحصار اس بات پر ہے کہ بعد میں کوئی شخص اسے کس قیمت پر خریدنے کو تیار ہے۔

شرعی نقطۂ نظر سے بھی یہ پہلو قابلِ غور ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اگر کسی کرپٹو اثاثے میں خرید و فروخت محض غیر معمولی قیاس آرائی اور تیزی سے قیمت بڑھنے کی امید پر ہونے لگے تو اس معاملے میں غرر اور قمار سے مشابہت جیسے شرعی پہلوؤں کا جائزہ لینا ضروری ہوجاتا ہے۔

کرپٹوکرنسی کی خرید و فروخت اور قیمت میں اتار چڑھاؤ

بٹ کوائن کی قیمت بھی دوسری بہت سی چیزوں جیسے سونا، ڈالر وغیرہ کی طرح طلب (Demand) اور رسد (Supply) سے متأثر ہوتی ہے۔ آسان الفاظ میں، جب بٹ کوائن خریدنے والے زیادہ ہوں اور فروخت کرنے والے کم ہوں تو عموماً اس کی قیمت بڑھتی ہے، اور جب فروخت کرنے والے زیادہ اور خریدنے والے کم ہوں تو قیمت کم ہونے لگتی ہے۔

● مثال سے سمجھیں: فرض کریں ایک گاؤں میں صرف 10 سیب فروخت کے لیے موجود ہیں، لیکن انہیں خریدنے والے 50 لوگ ہیں۔ ایسی صورت میں سیب کی مانگ

زیادہ ہونے کی وجہ سے ان کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر 10 سیب موجود ہوں اور خریدنے والے صرف 2 لوگ ہوں تو ان کی قیمت کم ہوجاتی ہے۔ بٹ کوائن کی مارکیٹ میں بھی طلب اور رسد اسی بنیادی اصول کے تحت قیمت پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

اگر زیادہ لوگ، بڑی کمپنیاں یا سرمایہ کار بٹ کوائن خریدنے لگیں، یا کسی ملک میں اس کے متعلق قوانین زیادہ سازگار ہوجائیں تو اس کی طلب بڑھنے لگتی ہے اور قیمت اوپر چلی جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر بڑی تعداد میں لوگ بٹ کوائن فروخت کرنے لگیں، حکومتیں سخت قوانین نافذ کریں، یا ہیکنگ اور دھوکہ دہی سے متعلق منفی خبریں سامنے آنے لگیں تو لوگوں کی دلچسپی کم ہونے لگتی اور سرمایہ کار خوفزدہ ہوکر فروخت کرنا شروع کردیتے ہیں، جس کے نتیجے میں قیمت گرجاتی ہے۔

بٹ کوائن کی بدلتی قیمت اور اتار چڑھاؤ

بٹ کوائن کی خرید وفروخت دنیا بھر کی مختلف مارکیٹوں میں دن کے 24 گھنٹے اور ہفتے کے ساتوں دن جاری رہتی ہے۔ ہر وقت لوگ بٹ کوائن خرید اور فروخت کر رہے ہوتے ہیں۔ جب کسی نئی قیمت پر خرید وفروخت کا سودا مکمل ہوتا ہے تو مارکیٹ میں بٹ کوائن کی تازہ قیمت بھی اس کے مطابق بدل جاتی ہے۔

● مثال سے سمجھیں: فرض کریں ایک شخص اپنا بٹ کوائن 20 لاکھ روپے میں فروخت کرنا چاہتا ہے اور دوسرا شخص اسی قیمت پر اسے خریدنے کے لیے تیار ہے۔ سودا مکمل ہونے پر اس مارکیٹ میں بٹ کوائن کی تازہ قیمت تقریباً 20 لاکھ روپے دکھائی دینے لگتی ہے۔ کچھ دیر بعد اگر خریدار بڑھ جائیں اور وہ 25 لاکھ روپے تک دینے کے لیے تیار ہوں تو قیمت بڑھنے لگتی ہے۔ اس کے برعکس اگر فروخت کرنے والے زیادہ ہوں اور خریدار صرف 15 لاکھ روپے دینے کے لیے تیار ہوں تو قیمت کم ہوجاتی ہے۔

مختصر یہ کہ بٹ کوائن کی کوئی ایک عالمی قیمت کسی حکومت یا مرکزی بینک کی طرف

سے مقرر نہیں کی جاتی، بلکہ مختلف کرپٹو مارکیٹ میں خریداروں اور فروخت کرنے والوں کی طلب (Demand) اور رسد (Supply) اور مسلسل خرید وفروخت سے اس کی قیمت بدلتی رہتی ہے۔

اسلامی نقطۂ نظر سے علماء کی آراء

کرپٹوکرنسی کے بارے میں علماء کی متفق رائے نہیں ہے۔ بعض علماء اسے بعض شرائط کے ساتھ جائز کہتے ہیں، جبکہ اکثر علماء اسے ناجائز یا کم ازکم مشتبہ قرار دیتے ہیں۔

کرپٹوکرنسی کے شرعی حکم کے بارے میں معاصر علماء اور فقہی ماہرین کی آراء مختلف ہیں۔ بعض علماء مخصوص شرائط کے ساتھ اس کی خرید وفروخت کو جائز قرار دیتے ہیں، جبکہ اکثر علماء اسے ناجائز یا کم ازکم مشتبہ سمجھتے ہیں۔ اختلاف کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ علماء کرپٹوکرنسی کی حقیقت، اس کی مالی حیثیت، اس میں پائے جانے والے خطرات اور اس کے استعمال کو مختلف زاویئے کو دیکھتے ہوئے مختلف رائے رکھتے ہیں۔

علماء کے ناجائز یا مشتبہ قرار دینے کے اہم دلائل

۱۔ شدید غیر یقینی (غرر)

بٹ کوائن اور بہت سی دوسری کرپٹوکرنسیوں کی قیمت میں بہت زیادہ اور تیز اتار چڑھاؤ دیکھا جاتا ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس میں شدید غیر یقینی اور خطرہ پایا جاتا ہے، جو بعض صورتوں میں شرعی غرر کے دائرے میں آسکتا ہے جو شریعت میں ممنوع ہے۔

۲۔ قیاس آرائی (Speculation)

بہت سے لوگ کرپٹوکرنسی کو کسی عملی استعمال کے بجائے صرف اس امید پر خریدتے ہیں کہ اس کی قیمت بڑھے گی اور وہ اسے فروخت کرکے منافع حاصل کریں گے۔

بعض فقہاء کے نزدیک جب خرید وفروخت محض غیر معمولی قیاس آرائی اور قسمت آزمائی کی شکل اختیار کرلے تو اسے قمار (جوئے سے مشابہ قیاس آرائی) کے قریب سمجھتے ہیں۔ اگرچہ ہر قسم کی خرید وفروخت کو جوئے کے برابر قرار نہیں دیتے۔

۳۔ حقیقی اثاثے کی عدم موجودگی

بعض علماء کہتے ہیں کہ بٹ کوائن کے پیچھے سونا، چاندی یا کوئی دوسرا مادّی اثاثہ بطور ضمانت موجود نہیں ہوتا، بلکہ اس کی مالیت صرف لوگوں کی طلب اور اعتماد پر قائم ہے۔ اسی وجہ سے وہ اس کی مالی اور شرعی حیثیت کے بارے میں احتیاط کرتے ہیں۔

۴۔ غیر قانونی استعمال کا امکان

کرپٹوکرنسی کو بعض اوقات غیر قانونی سرگرمیوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے، اس لیے بعض علماء اس پہلو کو بھی باعثِ تشویش قرار دیتے اور احتیاط کی رائے دیتے ہیں۔ البتہ صرف غلط یا غیر قانونی کام میں استعمال کا امکان کسی چیز کو خود بخود حرام نہیں بناتا بلکہ اس کے اصل استعمال، نوعیت اور دیگر شرعی پہلوؤں کو بھی دیکھا جاتا ہے۔

جواز کے قائل علماء کے دلائل

بعض معاصر علماء اور فقہی محققین کچھ شرائط کے ساتھ کرپٹوکرنسی کی خرید وفروخت کے جواز کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک اگر کوئی کرپٹو اثاثہ لوگوں کے درمیان قابلِ قدر اور قابلِ مبادلہ سمجھا جاتا ہو اور اس کا معاملہ شریعت کے بنیادی اصولوں کے مطابق ہو تو اسے مال (Property/Asset) کی ایک صورت سمجھا جا سکتا ہے اور اس کی خرید وفروخت جائز ہو سکتی ہے۔ ان علماء کے نزدیک جواز کے لیے چند اہم شرائط یہ ہیں:

۱۔ قانونی طور پر ممنوع نہ ہو:

متعلقہ ملک کے قوانین میں اس کی خرید وفروخت اور استعمال ممنوع نہ ہو۔

۲۔دھوکہ دہی سے پاک ہو:

لین دین میں فراڈ، جعل سازی، غلط معلومات یا کسی فریق کے ساتھ دھوکہ نہ ہو۔

۳۔سودی معاملہ نہ ہو:

خرید وفروخت یا سرمایہ کاری کا طریقہ سود (Riba) پر مبنی نہ ہو۔

۴۔معاملہ واضح ہو:

خرید وفروخت کی مقدار، قیمت، ملکیت اور دیگر ضروری شرائط واضح ہوں اور معاملے میں ایسا شدید ابہام نہ ہو جو شرعی نزاع کا سبب بنے۔

نوٹ: ان شرائط کو پورا کرنے کی صورت میں جواز کے قائل علماء کے نزدیک بعض کرپٹو اثاثوں کو قابلِ قدر مال یا قابلِ مبادلہ ڈیجیٹل اثاثہ تصور کیا جا سکتا ہے، اور اصولی طور پر ان کی خرید وفروخت کی گنجائش ہوسکتی ہے۔ تاہم ہر کرپٹو کرنسی اور ہر قسم کے کرپٹو معاملے کا شرعی حکم لازماً ایک جیسا نہیں ہوگا۔

اسلام میں جائز کرنسی کی بنیادی شرائط

اسلامی شریعت نے کسی خاص مادّے کو ہر زمانے کے لیے واحد کرنسی قرار نہیں دیا۔ اگرچہ سونا اور چاندی (دینار و درہم) عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بطورِ زر رائج تھے اور شریعت نے ان سے متعلق خصوصی احکام بھی بیان فرمائے ہیں، تاہم اہلِ علم نے زر (Currency) اور ثمن (Price) کی حیثیت کے تعین میں یعنی کسی چیز کو بطورِ کرنسی قبول کرنے میں لوگوں کا عرف، باہمی قبولیت، رواج اور متعلقہ قانونی و معاشرتی نظام کو بھی اہم قرار دیا ہے۔ اسی اصول کی بنا پر موجودہ دور کی کاغذی کرنسیوں کو بھی علماء اور فقہی اداروں نے باقاعدہ کرنسی تسلیم کیا ہے۔

لہٰذا کسی چیز کے کرنسی بننے کے لیے صرف سونا یا چاندی ہونا ضروری نہیں، بلکہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان ذریعۂ تبادلہ، قیمت کے تعین اور ادائیگی کے وسیلے کے طور پر قابلِ قبول ہے یا نہیں۔ اسی بنیاد پر فقہاء اور معاصر اہلِ علم کرنسی کی حقیقت اور اس کے شرعی حکم کے اصول بیان کیے ہیں کہ کرنسی میں عموماً یہ اوصاف ہونے چاہئے:

۱۔ عمومی قبولیت

لوگ اسے خرید وفروخت، ادائیگی اور باہمی لین دین کے لیے بطورِ زر قبول کرتے ہوں۔

۲۔ قدر کا معلوم ہونا

اس کی قیمت یا قدر معلوم اور قابلِ شناخت ہو، تاکہ لین دین میں شدید ابہام اور نزاع پیدا نہ ہو۔

۳۔ دھوکے اور جعل سازی سے تحفظ

اس کا نظام ایسا ہو کہ حتی الامکان دھوکہ دہی، جعل سازی اور غیر معمولی غیر یقینی سے محفوظ رہ سکے۔

۴۔ شرعی اصولوں کی پابندی

اس کی خرید وفروخت اور لین دین سود (ربا)، قمار (جوا)، دھوکہ اور دیگر حرام معاملات پر مبنی نہ ہوں۔

۵۔ عرف اور معاشرتی قبولیت

لوگوں کے عرف اور معاشرے میں اسے قابلِ قدر اور قابلِ مبادلہ سمجھا جاتا ہو۔ البتہ کسی کرنسی کے لیے ریاستی منظوری یا قانونی حیثیت کس حد تک ضروری ہے، اس پر فقہاء

کے درمیان اختلاف ہے۔البتہ سونے اور چاندی کو شریعت میں اصل زر (Original Money) کی حیثیت حاصل ہے۔

موجودہ دور کی کاغذی کرنسی، جیسے روپیہ، ریال اور ڈالر وغیرہ، کو معاصر فقہاء نے عمومی عرف، باہمی قبولیت اور ریاستی منظوری کی بنیاد پر باقاعدہ زر اور کرنسی تسلیم کیا ہے، اور اس پر خرید وفروخت، زکوٰۃ، قرض اور صرف وغیرہ کے شرعی احکام جاری ہوتے ہیں۔

البتہ کرپٹوکرنسی کی شرعی حیثیت کے بارے میں معاصر علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔بعض اہلِ علم مخصوص شرائط کے ساتھ اس کی خرید وفروخت کی گنجائش دیتے ہیں، جبکہ اکثر علماء وفقہاء اسے ناجائز یا کم از کم مشتبہ قرار دیتے ہیں۔

عدمِ جواز یا احتیاط کی رائے رکھنے والے علماء بالخصوص اس میں پائے جانے والے شدید اتار چڑھاؤ، غیر یقینی صورتِ حال اور حد سے بڑھی ہوئی قیاس آرائی کو اہم اسباب قرار دیتے ہیں۔

بٹ کوائن اور عالمی ادارے

بٹ کوائن کو دنیا کا کوئی عالمی ادارہ، حکومت یا مرکزی بینک جاری نہیں کرتا۔ نہ اقوامِ متحدہ (UN)، نہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) اور نہ ہی ورلڈ بینک بٹ کوائن جاری کرتے ہیں یا اس کی قیمت کی ضمانت دیتے ہیں۔ بٹ کوائن ایک غیر مرکزی (Decentralized) نظام کے تحت کام کرتا ہے اور اس کا نیٹ ورک دنیا کے مختلف حصوں میں موجود کمپیوٹرز کے ذریعے چلتا ہے۔

بٹ کوائن اور حکومتی موقف

بٹ کوائن کے بارے میں دنیا کے مختلف ممالک کے قوانین اور پالیسیاں ایک جیسی نہیں ہیں۔بعض ممالک میں اس کی خرید وفروخت کی اجازت ہے، لیکن اسے سرکاری

کرنسی (Legal Tender) کا درجہ حاصل نہیں۔ بعض ممالک نے کرپٹو کرنسی پر سخت پابندیاں عائد کی ہیں، جبکہ بعض ممالک نے مخصوص قوانین، ٹیکس اور دیگر شرائط کے ساتھ اس کی خرید وفروخت اور استعمال کی اجازت دی ہے۔

بٹ کوائن پر اعتماد کی بنیاد

اگرچہ بٹ کوائن کو کوئی حکومت، مرکزی بینک یا عالمی ادارہ جاری نہیں کرتا اور نہ ہی اس کی قیمت کی ضمانت دیتا ہے، پھر بھی دنیا بھر میں بہت سے لوگ اسے خریدتے، فروخت کرتے اور اس میں سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ اس اعتماد کی کئی وجوہات ہیں۔ بٹ کوائن کا نظام بلاک چین ٹیکنالوجی پر قائم ہے، اس کی زیادہ سے زیادہ تعداد 21 ملین مقرر ہے اور دنیا کے مختلف حصوں میں اس کی خرید وفروخت کی جاتی ہے اور بہت سے سرمایہ کار اس میں سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ اس طرح بٹ کوائن پر اعتماد کسی حکومتی ضمانت پر نہیں، بلکہ بڑی حد تک اس کے نظام، محدود تعداد، طلب ورسد اور لوگوں و مارکیٹ کی قبولیت پر قائم ہے۔

کرپٹو کرنسی کا غلط استعمال

کرپٹو کرنسی بذاتِ خود لازماً غیر قانونی نہیں، لیکن دوسری مالی سہولیات کی طرح اسے بھی غلط اور غیر قانونی مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جس طرح نقد رقم (Cash) جائز کاروبار میں استعمال ہوتی ہے اور بعض اوقات جرائم میں بھی استعمال ہوسکتی ہے، اسی طرح کرپٹو کرنسی کا استعمال بھی جائز یا ناجائز مقصد کے لیے ہوسکتا ہے۔

۱۔ منی لانڈرنگ (Money Laundering)

مجرم بعض اوقات غیر قانونی ذرائع سے حاصل کی گئی رقم کو مختلف کرپٹو والیٹس، ایکسچینجز یا دوسری تکنیکوں کے ذریعے منتقل کرکے اس کے اصل ذریعے کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔

۲۔رینسم ویئر (Ransomware)

بعض ہیکرز کسی شخص یا ادارے کے کمپیوٹر اور ڈیٹا کو لاک یا انکرپٹ کر دیتے ہیں اور اسے بحال کرنے کے بدلے کرپٹوکرنسی میں رقم کا مطالبہ کرتے ہیں۔ کیونکہ کرپٹو کے ذریعے بین الاقوامی ادائیگی نسبتاً آسان ہونے کی وجہ سے مجرم اسے بعض جرائم میں استعمال کرتے ہیں۔

۳۔آن لائن فراڈ

بعض دھوکے باز جعلی کرپٹو سرمایہ کاری، فرضی ویب سائٹس یا غیر حقیقی منافع کی اسکیموں کے ذریعے لوگوں سے رقم رکر پٹوکرنسی میں وصول کرتے ہیں اور بعد میں غائب ہو جاتے ہیں۔ اس لیے کسی بھی کرپٹو اسکیم میں رقم لگانے سے پہلے اس کی اچھی طرح تحقیق ضروری ہے۔

۴۔غیر قانونی تجارت

بعض مجرم غیر قانونی اشیاء یا خدمات کی ادائیگی کرپٹوکرنسی میں وصول کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاہم کرپٹوکرنسی کے اس طرح کے غلط استعمال کی وجہ سے ہر کرپٹو لین دین کو غیر قانونی قرار نہیں دیا جا سکتا؛ کسی معاملے کا حکم اس کے مقصد، طریقۂ استعمال اور متعلقہ قوانین کے مطابق دیکھا جائے گا۔

پٹوکرنسی حرام یا غیر قانونی

کرپٹوکرنسی کا غلط یا غیر قانونی کاموں میں استعمال ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ بذاتِ خود حرام یا غیر قانونی ہے۔ مثلاً نقد رقم رشوت، بینک اکاؤنٹ فراڈ اور موبائل فون جرائم میں استعمال ہو سکتا ہے، لیکن اس وجہ سے یہ چیزیں بذاتِ خود ناجائز نہیں ہو جاتیں؛ اصل حکم ان کے استعمال اور مقصد پر ہوتا ہے۔

البتہ بعض علماء کے نزدیک کرپٹو میں شناخت چھپانے اور سرحد پار منتقلی کی بعض سہولیات غلط استعمال کا سبب بن سکتی ہیں، اس لیے وہ احتیاط کی رائے دیتے ہیں۔ دوسری طرف بٹ کوائن سمیت بہت سی کرپٹو ٹرانزیکشنز بلاک چین پر ریکارڈ ہوتی ہیں اور بعض صورتوں میں ان کا سراغ بھی لگایا جا سکتا ہے۔

لہٰذا کرپٹوکرنسی کی شرعی حیثیت کا فیصلہ صرف اس کے غلط استعمال کی بنیاد پر نہیں، بلکہ اس کی نوعیت، طریقۂ استعمال اور متعلقہ شرعی اصولوں کو سامنے رکھ کر کیا جانا چاہیے۔

کرپٹوکرنسی اور سود کی شمولیت

کرپٹوکرنسی کی ہر خرید و فروخت میں سود (ربا) لازماً شامل نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص اپنے پیسوں سے کرپٹو خریدتا اور فروخت کرتا ہے تو صرف اس وجہ سے یہ معاملہ سودی نہیں بن جاتا۔ البتہ کرپٹو مارکیٹ میں بعض معاملات ایسے ہیں جن میں سود شامل ہو سکتا ہے۔

۱۔ کرپٹو لون (Crypto Loan)

اگر کوئی شخص 1 بٹ کوائن قرض دے اور یہ شرط لگائے کہ ایک سال بعد 1.1 بٹ کوائن واپس لیا جائے گا، تو قرض پر مشروط اضافی 0.1 بٹ کوائن سود کے حکم میں ہوگا۔

۲۔ مارجن ٹریڈنگ (Margin Trading)

بعض کرپٹو ایکسچینج صارف کو قرض دے کر اس کی اپنی رقم سے زیادہ مالیت کی ٹریڈنگ کی سہولت دیتی ہیں۔ اگر اس قرض کے بدلے سود وصول کیا جائے تو یہ سودی معاملہ ہوگا۔ مثلاً آپ کے پاس 1 لاکھ روپے ہیں اور ایکسچینج مزید 4 لاکھ روپے بطور قرض فراہم کر کے اس پر سود وصول کرتا ہے تو یہ قرض سودی ہوگا۔

۳۔ کرپٹو پر طے شدہ سود کمانا (Interest/Earn)

بعض کرپٹو پلیٹ فارم کہتے ہیں کہ آپ اپنا بٹ کوائن یا دوسری کرپٹوکرنسی ان

کے پاس جمع کریں اور وہ اس کے بدلے آپ کو ہر سال ایک مقررہ شرح، مثلاً 5% یا 10% اضافی دیں گے۔

● مثلاً آپ نے کسی پلیٹ فارم کے پاس 1 بٹ کوائن اس شرط پر جمع کیا کہ ایک سال بعد آپ کو 1.1 بٹ کوائن واپس ملے گا۔ اگر یہ معاملہ حقیقت میں قرض کا ہے اور اضافی 0.1 بٹ کوائن پہلے ہی شرط کے طور پر طے ہے، تو یہ قرض پر مشروط اضافہ ہوگا، جو شرعاً سود (ربا) کے حکم میں آتا ہے۔

جائز منافع کی شکل

ہر اضافی آمدنی سود نہیں ہوتی۔ اگر کوئی شخص کرپٹو اثاثہ خریدے، اس کا مالک بنے اور بعد میں اس کی قیمت بڑھنے پر اسے فروخت کرے، تو قیمت کے فرق سے حاصل ہونے والا منافع قرض پر سود نہیں ہوتا۔ مثلاً کسی نے بٹ کوائن کی کچھ مقدار 1 لاکھ روپے میں خریدی اور بعد میں 1 لاکھ 20 ہزار روپے میں فروخت کر دی تو 20 ہزار روپے تجارتی منافع ہے، سود نہیں۔

البتہ کسی تجارتی منافع کا سود نہ ہونا یہ ضروری نہیں کہ وہ ہر حال میں شرعاً جائز بھی ہو؛ جواز کے لیے معاملے کا غرر، قمار، ملکیت، قبضہ اور دیگر شرعی شرائط سے پاک ہونا بھی ضروری ہے۔

۴۔ فیوچرز اور لیوریج ٹریڈنگ

کرپٹو مارکیٹ میں فیوچرز (Futures) اور لیوریج (Leverage) کے ذریعے لوگ اپنی موجود رقم سے زیادہ رقم کی ٹریڈنگ کرتے ہیں یا مستقبل میں قیمت بڑھنے یا گھٹنے پر معاملہ کرتے ہیں۔ ان معاملات میں بعض اوقات قرض اور سودی فیس بھی شامل ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ بعض صورتوں میں خریدار کرپٹو کا حقیقی مالک بھی نہیں بنتا، بلکہ صرف

اس کی قیمت بڑھنے یا گھٹنے پر معاملہ کرتا ہے۔اس میں غرر، بہت زیادہ خطرہ اور جوئے سے مشابہ قیاس آرائی پیدا ہوسکتی ہے۔اسی وجہ سے بہت سے علماء ایسی ٹریڈنگ کو شرعی طور پر درست نہیں سمجھتے۔

نوٹ:

فیوچرز (Futures) میں عموماً ایک شخص اصل کرپٹو خریدنے کے بجائے اس بات پر معاملہ کرتا ہے کہ مستقبل میں اس کی قیمت بڑھے گی یا کم ہوگی۔اگر اس کا اندازہ درست نکلے تو فائدہ اور غلط نکلے تو نقصان ہوتا ہے۔

لیوریج (Leverage) میں ایکسچینج صارف کو اپنی موجود رقم سے کئی گنا بڑی ٹریڈ کرنے کی سہولت دیتی ہے۔مثلاً کسی کے پاس 10 ہزار روپے ہوں تو وہ لیوریج کے ذریعے 50 ہزار یا اس سے زیادہ کی ٹریڈ کرسکتا ہے۔اس سے منافع زیادہ ہوسکتا ہے،لیکن نقصان بھی کئی گنا بڑھ سکتا ہے۔

ان معاملات میں بعض صورتوں میں قرض،سودی فیس،حقیقی ملکیت و قبضے کی کمی، شدید خطرہ اور قیاس آرائی جیسے شرعی مسائل پائے جاتے ہیں۔اسی وجہ سے بہت سے علماء ایسی ٹریڈنگ کو شرعی طور پر درست نہیں سمجھتے۔

صرف خرید وفروخت کی صورت

اگر کوئی شخص اپنے پیسوں سے بٹ کوائن خریدتا ہے اور بعد میں قیمت بڑھنے پر اسے فروخت کر دیتا ہے تو صرف اس خرید وفروخت کی وجہ سے سود لازماً شامل نہیں ہوتا۔مثلاً آپ نے بٹ کوائن کی کچھ مقدار 50 لاکھ روپے میں خریدی اور بعد میں وہی مقدار 60 لاکھ روپے میں فروخت کردی،تو 10 لاکھ روپے قیمت کے فرق سے حاصل ہونے والا تجارتی منافع ہے،قرض پر لیا گیا سود نہیں۔

البتہ یہاں علماء کی بحث دوسرے شرعی پہلوؤں پر ہوتی ہے،مثلاً:

- کیا بٹ کوائن کو شرعاً مال یا قابلِ قدر اثاثہ ہے؟
- اس کی خرید وفروخت میں غرر (شدید غیر یقینی) کس حد تک پایا جاتا ہے؟
- کیا یہ حقیقی خرید و فروخت ہے یا محض حد سے زیادہ قیاس آرائی (Speculation) کی صورت اختیار کر رہی ہے؟
- کیا خریدار کو بٹ کوائن کی حقیقی ملکیت اور قبضہ حاصل ہوتا ہے؟

اس لیے کرپٹو کے بارے میں فقہی اختلاف صرف سود کی وجہ سے نہیں، بلکہ مالیت، ملکیت، قبضہ، غرر اور قیاس آرائی جیسے دوسرے شرعی مسائل کی وجہ سے بھی ہے۔

خلاصہ: کرپٹو کی عام خرید وفروخت میں سود لازماً شامل نہیں ہوتا، لیکن کرپٹو قرض، سودی مارجن ٹریڈنگ اور طے شدہ شرح کے ساتھ ''انٹرسٹ'' کمانے والے پرو گراموں میں سود عام طور پر شامل ہوسکتا ہے لہٰذا کسی بھی کرپٹو معاملے کا شرعی حکم اس کی اصل نوعیت اور طریقۂ کار کو دیکھ کر متعین کیا جائے گا۔

غرر (الغرر) کی تعریف

اسلامی فقہ میں غیر یقینی کو عربی میں غرر (الغرر) کہتے ہیں۔ غرر سے مراد کسی معاملے میں ایسی زیادہ غیر یقینی یا ابہام ہے جس کی وجہ سے یہ واضح نہ ہو کہ خریدنے والے کو کیا ملے گا، کتنا ملے گا یا ملے گا بھی یا نہیں۔ صرف کسی چیز کی قیمت کا اوپر نیچے ہونا غرر نہیں ہوتا، بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ معاملہ یا اس کا نتیجہ بہت زیادہ غیر واضح ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غرر والی خرید وفروخت سے منع فرمایا:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غرر والی خرید وفروخت سے منع فرمایا''۔

(صحیح مسلم، کتاب البیوع، حدیث: 1513)

سادہ الفاظ میں: غرر وہ معاملہ ہے جس میں غیر یقینی (Uncertainty) یا نامعلوم صورتِ حال اس حد تک ہو کہ خریدار یا فروخت کنندہ کو دھوکے یا نقصان کا خطرہ لاحق ہو۔

غرر والے سودے کی مثالیں

● **مثال-** ۱: کوئی شخص ایسی چیز فروخت کرے جو ابھی اس کے قبضے میں نہیں اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ وہ اسے خریدار کے حوالے کر سکے گا یا نہیں، تو اس معاملے میں غرر پایا جاتا ہے۔

● **مثال-** ۲: آم کے درختوں پر ابھی آم پوری طرح سے ظاہر نہ ہوئے ہوں اور کوئی شخص پورے باغ کے آم پہلے ہی فروخت کر دے تو اس میں غرر ہے، کیونکہ معلوم نہیں کہ کتنے آم پیدا ہوں گے، کیسے ہوں گے یا آندھی، بیماری یا دیگر آفات کی وجہ سے کتنے پھل ضائع ہو جائیں گے۔ یعنی خریدار کو یہ معلوم نہیں کہ آخر میں اسے کیا اور کتنا ملے گا۔

● **مثال-** ۳: اگر کسی حاملہ جانور کے پیٹ میں موجود بچے کو الگ سے فروخت کیا جائے، تو یہ غرر ہے، کیونکہ معلوم نہیں کہ بچہ زندہ پیدا ہوگا یا نہیں، اس کی جنس، صحت، تعداد اور حالت کیا ہوگی۔ اس لیے اس کا الگ سودا شرعاً جائز نہیں۔ یہ سب غرر ہے، کیونکہ معلوم نہیں کہ آخر میں کیا ملے گا۔

واضح اور جائز سودے کی مثالیں

● **مثال- ۱: چاول خریدنا**

آپ دکان سے 1 کلو دال 60 روپے میں خریدتے ہیں۔ یہاں چیز، اس کی مقدار اور قیمت سب معلوم ہیں۔ خریدار جانتا ہے کہ وہ کیا خرید رہا ہے اور کتنی قیمت ادا کر رہا ہے۔ اس لیے اس معاملے میں غرر نہیں ہے۔

● **مثال- ۲: کمپنی کے شیئر خریدنا**

فرض کریں آپ کسی کمپنی کے 100 شیئر، 500 روپے فی شیئر کے حساب سے خریدتے ہیں۔ کمپنی، شیئرز کی تعداد اور خریداری کی قیمت سب واضح ہیں اور خریدنے کے بعد شیئرز آپ کے اکاؤنٹ میں منتقل ہوجاتے ہیں۔ اس اعتبار سے معاملے میں چیز، مقدار اور قیمت کا ابہام نہیں ہے۔ اس لیے اس خرید وفروخت میں بذاتِ خود غرر نہیں ہوتا۔

البتہ فقہِ حنفی کے مطابق اس کا شرعی جواز صرف اسی بات پر موقوف نہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی دیکھا جائے گا کہ:

- کمپنی کا کاروبار شرعاً جائز ہے یا نہیں۔
- معاملہ سود (ربا) سے پاک ہے یا نہیں۔
- خرید وفروخت میں قمار (جوا)، دھوکا یا دیگر شرعی ممانعتیں تو موجود نہیں۔

ان شرائط کو پورا کرنے کے بعد ہی کسی مخصوص شیئر کی خرید وفروخت کے شرعی حکم کا فیصلہ کیا جائے گا۔

کرپٹوکرنسی میں غرر

بعض علماء کہتے ہیں کہ کرپٹوکرنسی کے بعض معاملات میں غرر یعنی بہت زیادہ غیر یقینی پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض کرپٹوکرنسیوں کی قیمت بہت تیزی سے بڑھتی اور گرتی ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھے بغیر کرپٹو خرید لیتے ہیں کہ وہ کیا خرید رہے ہیں، اور صرف یہ امید رکھتے ہیں کہ قیمت بڑھے گی اور انہیں فائدہ ہوگا۔

قیمت کی تبدیلی اور غرر

اگر قیمت کے اتار چڑھاؤ کو غرر قرار دیا جاتا تو سونا، چاندی، زمین اور شیئرز سب ناجائز ہوجاتے کیونکہ ان کی قیمتیں بھی بدلتی رہتی ہیں اس لئے صرف قیمت میں تبدیلی کو غرر نہیں کہا جاتا ہے۔

اصل بات یہ دیکھی جاتی ہے کہ جو چیز خریدی جارہی ہے وہ واضح ہے یا نہیں، اس

کی قیمت اور مقدار معلوم ہے یا نہیں، اور اس معاملے میں بہت زیادہ غیر یقینی تو نہیں ہے۔

اسی وجہ سے علماء کی آراء مختلف ہیں۔ بعض علماء کرپٹو کے بعض معاملات میں غرر زیادہ سمجھتے ہیں، جبکہ بعض کہتے ہیں کہ اگر چیز، قیمت، ملکیت اور خرید وفروخت کا طریقہ واضح ہو تو ہر کرپٹو معاملہ غرر نہیں ہوتا۔

کرپٹو معاملات کی چند آسان مثالیں

مثال- ۱: عام خرید وفروخت

علی نے ایک معروف کرپٹو کی مقررہ مقدار موجودہ قیمت پر خریدی۔ اسے معلوم ہے کہ وہ کون سی کرپٹو، کتنی مقدار میں اور کس قیمت پر خرید رہا ہے۔ خریدنے کے بعد وہ کرپٹو اس کے والٹ میں آجاتی ہے۔ یہاں چیز، مقدار، قیمت اور ملکیت واضح ہیں۔ اس لیے صرف قیمت کے بعد میں بڑھنے یا گھٹنے کو غرر نہیں کہا جائے گا، اگرچہ دوسرے شرعی پہلو الگ سے دیکھے جائیں گے۔

مثال- ۲: نامعلوم کرپٹو خریدنا

کسی شخص نے سوشل میڈیا پر ایک نئی کرپٹو کا اشتہار دیکھا جس میں کہا گیا: آج خریدیں، ایک ماہ میں دس گنا منافع پائیں! اسے معلوم نہیں کہ یہ کرپٹو کس نے بنائی، اس کا مقصد کیا ہے اور اس کا نظام کیسے کام کرتا ہے۔ ایسی صورت میں دھوکے اور شدید غیر یقینی کا خطرہ زیادہ ہے۔

مثال- ۳: قیمت پر شرط جیسا معاملہ

کوئی شخص اصل کرپٹو خریدنے کے بجائے صرف اس بات پر رقم لگاتا ہے کہ کل اس کی قیمت اوپر جائے گی یا نیچے۔ ایسی بعض صورتوں میں حقیقی ملکیت حاصل نہیں ہوتی اور معاملہ محض قیمت کے اندازے پر قائم ہوتا ہے۔ اس میں غرر اور قمار جیسے شرعی مسائل

پیدا ہو سکتے ہیں۔

مثال- ۴: کرپٹو خریدی مگر اختیار نہیں ملا

کسی پلیٹ فارم پر رقم ادا کرنے کے بعد بھی یہ واضح نہ ہو کہ کرپٹو حقیقت میں خریدار کی ملکیت میں آئی ہے یا نہیں، اور نہ ہی وہ اسے اپنے والٹ میں منتقل کر سکتا ہو۔ ایسی صورت میں ملکیت اور قبضے کے بارے میں شرعی سوال پیدا ہوتا ہے۔

خلاصہ: صرف کرپٹو کی قیمت کا اوپر نیچے ہونا غرر نہیں۔ اصل میں یہ دیکھا جائے گا کہ آپ کیا خرید رہے ہیں، کتنی مقدار خرید رہے ہیں، قیمت کیا ہے، آپ کو اس کی ملکیت و اختیار مل رہا ہے یا نہیں، اور معاملے میں دھوکہ یا بہت زیادہ غیر یقینی تو نہیں ہے۔

روپے میں غرر نہ ہونے کی وجہ

عام طور پر روپے (Indian Rupee) کے لین دین میں غرر نہیں ہوتا، کیونکہ اس کی مقدار، قدر اور ادائیگی واضح ہوتی ہے۔

● مثلاً اگر کسی شخص کے پاس 10000 روپے ہیں تو یہ معلوم ہے کہ اس کے پاس کتنی رقم ہے۔ وہ رقم نقد بھی ہو سکتی ہے اور بینک اکاؤنٹ میں بھی۔ اسے دوسرے شخص کو نقد یا بینک کے ذریعے آسانی سے منتقل کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح روپیہ حکومت کی جاری کردہ قانونی کرنسی (Legal Tender) ہے اور عام طور پر لوگ اسے خرید و فروخت اور ادائیگی کے لیے قبول کرتے ہیں۔ اس لیے روپے کی مقدار، ادائیگی اور قبولیت کا نظام واضح ہوتا ہے۔

البتہ روپے سے کیا جانے والا ہر معاملہ لازماً غرر سے پاک نہیں ہوتا۔ اگر روپے کے ساتھ کوئی ایسی شرط لگا دی جائے جو بہت زیادہ غیر واضح یا غیر یقینی ہو تو اس معاملے میں غرر پیدا ہو سکتا ہے۔ یہاں مسئلہ روپیہ نہیں، بلکہ معاملے کی غیر واضح شرط ہوگی۔

● مثلاً اگر فلاں واقعہ پیش آیا یا فلاں ٹیم میچ جیت گئی تو میں تمہیں 10000 دوں گا، تو یہ غیر یقینی شرط الگ مسئلہ ہے۔ اس صورت میں اشکال روپیہ ہونے کی وجہ سے نہیں، بلکہ معاہدے کی غیر یقینی شرط کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

شیئر میں غرر نہ ہونے کی وجہ

اگر شیئر کی خرید وفروخت واضح اور شرعی اصولوں کے مطابق ہو تو صرف اس کی قیمت بڑھنے یا گھٹنے کی وجہ سے اسے غرر نہیں کہا جاتا۔

● مثلاً آپ کسی کمپنی کے 100 شیئر خریدتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ کس کمپنی کے شیئر خرید رہے ہیں، کتنے شیئر خرید رہے ہیں اور ان کی موجودہ قیمت کیا ہے۔ خریداری مکمل ہونے کے بعد یہ شیئر آپ کے ڈی میٹ (Demat) اکاؤنٹ میں آجاتے ہیں اور آپ ان کے مالک بن جاتے ہیں۔

شیئر کمپنی میں ملکیت (Ownership) کے ایک حصے کی نمائندگی کرتا ہے، یعنی خریدار محض کسی نامعلوم چیز پر رقم نہیں لگاتا، بلکہ کمپنی میں ایک متعین حصہ خریدتا ہے۔ اس لیے اگر کمپنی کا کاروبار شرعاً جائز ہو، خرید وفروخت حقیقی ملکیت کی بنیاد پر ہو، اور سود، دھوکا، قمار یا دیگر ناجائز امور شامل نہ ہوں، تو صرف غرر کے اعتبار سے شیئر کی خرید وفروخت کو غرر نہیں کہا جاتا۔

البتہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر شیئر اور ہر قسم کی شیئر ٹریڈنگ شرعاً جائز ہے۔ فقہاء کے نزدیک یہ بھی دیکھا جائے گا کہ کمپنی کا اصل کاروبار جائز اور حلال ہو، معاملے میں سود، قمار اور دھوکہ نہ ہو اور خریدنے والے کو حقیقی ملکیت حاصل ہو۔

لہٰذا ''غرر نہ ہونا'' اور ''شرعاً مکمل طور پر جائز ہونا'' دو الگ مسائل ہیں۔ کسی معاملے میں غرر نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ہر اعتبار سے شرعاً جائز بھی ہو۔

کرپٹوکرنسی میں غرر ہونے یا نہ ہونے کے دلائل

غرر نہ کہنے والے علماء کے دلائل	غرر کہنے والے علماء کے دلائل
صرف قیمت کا اتار چڑھاؤ غرر نہیں ہوتا۔	قیمت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہوتا ہے۔
خریدتے وقت کرپٹو، مقدار اور قیمت معلوم ہوتی ہے۔	بعض کرپٹو کی حقیقی بنیاد اور قدر واضح نہیں۔
خریداری کے بعد خریدار کو ملکیت اور اختیار مل سکتا ہے۔	اس میں بہت زیادہ قیاس آرائی ہوتی ہے۔
لین دین بلاک چین پر ریکارڈ ہوتا ہے۔	بعض کرپٹو پروجیکٹس غیر واضح اور غیر شفاف ہوتے ہیں۔
واضح اور شفاف معاملہ ہو تو ہر کرپٹو سودا غرر نہیں۔	مختلف ممالک کے قوانین میں فرق اور تبدیلی کا خطرہ ہے۔

خلاصہ: بعض علماء کرپٹو میں شدید غیر یقینی اور قیاس آرائی کی وجہ سے غرر سمجھتے ہیں، جبکہ بعض کے نزدیک اگر چیز، مقدار، قیمت اور ملکیت واضح ہو تو ہر کرپٹو معاملہ لازماً غرر نہیں ہوتا۔ کرپٹو کے بارے میں فقہی اختلاف صرف غرر کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ اس میں مال کی شرعی حیثیت، ملکیت و قبضہ، سود، قمار، قیاس آرائی اور طریقۂ استعمال جیسے دوسرے مسائل بھی شامل ہیں۔

پیپر کرنسی یعنی روپیہ اور کرپٹوکرنسی میں بنیادی فرق

روپیہ (پیپر کرنسی) اور کرپٹوکرنسی میں ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ بھارتی روپیہ حکومتِ ہند اور ریزرو بینک آف انڈیا کی جاری کردہ قانونی کرنسی (Legal Tender) ہے۔

حکومت اس کی قانونی حیثیت، اجراء اور مالیاتی نظام کی ذمہ داری قبول کرتی ہے، اور ریاستی قوانین اس کی پشت پناہی کرتے ہیں۔

اگرچہ آج ہر روپے کے بدلے سونا محفوظ نہیں ہوتا، لیکن حکومت اور مرکزی بینک اس کی قدر اور مالیاتی نظام کے استحکام کی ذمہ داری اٹھاتے ہیں۔

اس کے برعکس زیادہ تر کرپٹو کرنسی کسی حکومت یا مرکزی بینک کی طرف سے جاری نہیں کی جاتیں، نہ ہی ان کی قدر یا سرمایہ کار کے نقصان کی کوئی حکومتی ضمانت ہوتی ہے۔ اگر کسی کرپٹو پروجیکٹ کا نظام بند ہو جائے، اس کا اجرا کرنے والا ادارہ ختم ہو جائے، یا انٹرنیٹ جیسی ٹیکنالوجی کا کسی وجہ سے خاتمہ ہو جائے یا اس کی قیمت تقریباً صفر ہو جائے، تو عموماً کوئی حکومت سرمایہ کار کے نقصان کی ذمہ داری قبول نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ بعض معاصر فقہاء اس صورتِ حال کو غیر یقینی (غرر) کے اسباب میں شمار کرتے ہیں۔

علمی احتیاط

یہ کہنا کہ ''کرپٹو میں اصل چیز (Real Asset) نہیں، اس لیے لازماً غرر ہے'' ایک فقہی رائے ہے، مگر یہ تمام علماء کا متفقہ موقف نہیں۔ البتہ کرپٹو چلانے والی تمام کمپنیوں کی تجارت نہ معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ جائز تجارت ہوگی یا ناجائز۔

بہت سے معاصر فقہاء کے نزدیک کرپٹو کرنسی میں شدید غیر یقینی (غرر)، قیاس آرائی، قیمت میں غیر معمولی اتار چڑھاؤ، حقیقی اثاثے یا حکومتی ضمانت کی عدم موجودگی، اور جاری کرنے والوں کے مالی ذرائع و کاروباری ماڈل کی غیر شفافیت جیسے عوامل پائے جاتے ہیں، جن کی بنا پر وہ اس کی خرید و فروخت کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔

اس لیے کرپٹو کرنسی کے شرعی حکم کا تعین کرتے وقت اس کی نوعیت، استعمال، ملکیت، کاروباری نظام اور اس سے وابستہ مالی معاملات کا مکمل جائزہ لینا ضروری ہے۔ محض کسی کرپٹو کرنسی کی مقبولیت، مارکیٹ میں اس کی قیمت یا اس سے نفع حاصل ہونے کے

امکانات کو اس کے شرعاً جائز ہونے کی دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔

کرپٹوکرنسی کو ناجائز قرار دینے والے علماء وادارے

● دارالعلوم دیوبند (ہندوستان) دارالافتاء دارالعلوم دیوبند نے فتویٰ دیا ہے کہ کرپٹو/ ڈیجیٹل کرنسی کا حقیقی اور حسی وجود نہیں، اس لیے اس کی تجارت اور اس کے ذریعے لین دین درست نہیں۔ (دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند، فتویٰ نمبر 603680، تاریخ اشاعت: 16 مارچ 2021)

● مفتی محمد تقی عثمانی (سابق چیئرمین شریعہ بورڈ، AAOIFI) نے حالیہ فتویٰ میں فرمایا کہ کرپٹوکرنسی شرعاً ''مال'' (Wealth) کے حکم میں نہیں آتی، اس لیے اس کے ذریعے خرید وفروخت جائز نہیں۔ یہ حکم بٹ کوائن، ٹوکنز اور اسٹیبل کوائنز (مثلاً USDT) پر بھی منطبق کیا گیا ہے۔ (دارالافتاء، جامعہ دارالعلوم کراچی، فتویٰ مورخہ 10 جون 2026 (24 ذوالحجہ 1447ھ)

● دارالافتاء دارالعلوم وقف دیوبند: دارالعلوم وقف دیوبند کے مطابق کرپٹو کرنسی نہ حکومت کی جاری کردہ کرنسی ہے، نہ حکومت اس کی ذمہ داری لیتی ہے، اور موجودہ صورت میں اس کی تجارت میں قمار اور سود کے عناصر پائے جاتے ہیں، لہٰذا اس میں سرمایہ کاری اور خرید وفروخت جائز نہیں۔

● **دار الإفتاء المصرية**: دارالافتاء مصر نے 2018 میں بٹ کوائن اور اس جیسی کرپٹو کرنسیوں کی خرید وفروخت کو ناجائز قرار دیا۔ اس کے دلائل میں شدید غیر یقینی (غرر)، قیمت میں غیر معمولی اتار چڑھاؤ، مالی نقصان، اور غیر قانونی سرگرمیوں میں استعمال کے امکانات شامل ہیں۔

● **المجمع الفقهي الإسلامي**: کرپٹو کرنسی کے بارے میں مختلف فقہی نشستوں میں اس موضوع پر غور کیا گیا، تاہم اب تک تمام اقسام کی کرپٹوکرنسی کے بارے میں کوئی متفقہ حتمی فیصلہ جاری نہیں کیا گیا۔ مزید تحقیق اور مطالعہ کی سفارش کی گئی ہے۔

مخصوص شرائط کے ساتھ جواز کے قائل علماء

برطانیہ کے اسلامی مالیاتی ماہر مفتی فراز آدم کا موقف ہے کہ ہر کرپٹو کرنسی کا حکم ایک جیسا نہیں۔ اگر کوئی کرپٹو حقیقی استعمال (Utility) رکھتی ہو، دھوکے اور ناجائز عناصر سے پاک ہو، تو بعض صورتوں میں اس کا لین دین جائز ہو سکتا ہے۔

خلاصۂ بحث

کرپٹو کرنسی ایک جدید ڈیجیٹل اثاثہ ہے، جس کی خرید و فروخت اور منتقلی بلاک چین اور دوسرے ڈیجیٹل نظاموں کے ذریعے ہوتی ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کے بارے میں معاصر علماء اور فقہی اداروں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

عدمِ جواز یا سخت احتیاط کی رائے رکھنے والے علماء کے نزدیک کرپٹو کی موجودہ صورتوں میں شدید غیر یقینی (غرر)، غیر معمولی قیاس آرائی، قیمت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ، بعض معاملات میں حقیقی ملکیت و قبضے کا اشکال، بعض کرپٹو منصوبوں کی غیر شفافیت اور قمار یا سود سے ملتی جلتی بعض صورتیں پائی جاتی ہیں۔ اسی بنا پر دار العلوم دیوبند نے کرپٹو کرنسی کی تجارت کو درست نہیں کہا، جبکہ دار الافتاء مصر نے بٹ کوائن کے لین دین کو غرر، جہالت، ضرر اور دیگر وجوہ کی بنا پر ناجائز قرار دیا ہے۔

دوسری طرف بعض اہلِ علم ہر کرپٹو اثاثے اور ہر معاملے کو ایک ہی حکم میں نہیں رکھتے۔ ان کے نزدیک اگر کوئی کرپٹو واقعی قابلِ قدر مال ہو، اس کی نوعیت اور استعمال واضح ہو، خریدار کو حقیقی ملکیت و اختیار حاصل ہو، اور معاملہ سود، قمار، دھوکے، شدید غرر اور ناجائز مقصد سے پاک ہو تو بعض صورتوں میں اس کی خرید و فروخت کی گنجائش پر غور کیا جا سکتا ہے۔

صرف یہ بات کہ کسی اثاثے کی قیمت بدلتی رہتی ہے یا اس کے پیچھے سونا موجود نہیں، اپنے آپ میں حرمت کی قطعی دلیل نہیں؛ اصل حکم معاملے کی مکمل حقیقت کو دیکھ کر لگایا

جائے گا۔ خود بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی نے بھی کرپٹو کے بارے میں اس بنیادی سوال کو مزید تحقیق طلب قرار دیا کہ آیا اسے شرعاً حقیقی قدر رکھنے والا مال اور قابلِ تجارت اثاثہ سمجھا جاسکتا ہے یا نہیں۔

نتیجہ یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی کو مطلقاً ایک ہی حکم میں رکھنا آسان نہیں، لیکن اس کی موجودہ بہت سی صورتوں میں سنگین شرعی اشکالات اور مالی خطرات موجود ہیں۔ خصوصاً سودی کرپٹولون، سود پر مبنی مارجن ٹریڈنگ، بعض فیوچرز و لیوریج معاملات، دھوکے پر مبنی ٹوکن اور محض قسمت آزمائی و شدید قیاس آرائی والی ٹریڈنگ سے اجتناب ضروری ہے۔

عام کرپٹو خرید و فروخت کے بارے میں چونکہ اہلِ علم کا اختلاف موجود ہے، اس لیے احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ کسی مخصوص کرپٹو یا معاملے میں سرمایہ لگانے سے پہلے اس کی اصل نوعیت اور شرعی طریقۂ کار کو سمجھ کر کسی معتبر مفتی یا شرعی مالیاتی ماہر سے رہنمائی حاصل کی جائے۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد سرور فاروقی ندوی

مصنف کا مختصر تعارف

نام: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

ولدیت: جناب محمد حنیف فاروقی

تاریخ پیدائش: ایک جولائی ۱۹۶۸ء۔ محمد پور گونتی، محلہ پورب، ضلع فتحپور، سوہ، یوپی، انڈیا

دینی تعلیم:

تجوید قرآن الکریم: روایت حفص (دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)

عالمیت، فضیلت، افتاء: دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ، یوپی انڈیا

تدریبی کورس: "**جامعہ اسلامیہ**" مدینہ منورہ (سعودی عرب)

اختصاص:

تفسیر قرآن الکریم اور فقہ: دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

عصری تعلیم:

ہائی اسکول و انٹر میڈیٹ: یوپی بورڈ، الہ آباد

بی۔ اے (B.A.)، ایم۔ اے (M.A.): لکھنؤ یونیورسٹی، لکھنؤ

اردو کی تعلیم:

ادیب ماہر، ادیب کامل، معلم: جامعہ اردو، علی گڑھ

ہندی و سنسکرت کی اعلیٰ تعلیم (الہ آباد)

تدریسی و تحقیقی خدمات:

- شعبۂ صحافت و لسانیات: دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
- کلیۃ الدعوۃ والاعلام: دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
- رفیق علمی: مجلس تحقیقات، دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

موجودہ ذمہ داریاں

رفیق علمی : **مجلس تحقیقات** (دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)
صدر : **جمعیت پیام امن** (لکھنؤ)
ناظم و بانی : **جامعہ دار ارقم** (فتحپور)
ناظم : **جامعہ دار التوحید الاسلامی** (لکھنؤ)
مینیجر : **J.D.C. اسکول** (فتحپور)
صدر : **قرآن ریسرچ اکیڈمی** (لکھنؤ)
ڈائرکٹر : **مکتبہ پیام امن** (لکھنؤ)

قرآنی خدمات

"**قرآن کا پیغام**" قرآن مجید کا ہندی ترجمہ
"**معانی قرآن الکریم**" قرآن مجید کا لفظی اردو ترجمہ
"The Holy Qur'an" قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ
"**تفسیر فاروقی**" قرآن مجید کی ہندی تفسیر مکمل سات جلدوں میں
"**معانی القرآن الکریم**" قرآن مجید کی مختصر تفسیر (اردو)
"**معانی القرآن الکریم**" قرآن مجید کی مختصر تفسیر (ہندی)
"**لغات القرآن الکریم**" قرآن مجید کا ترجمہ اور الفاظ کی لغوی، صرفی، نحوی ترکیب

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی تصانیف

اردو کتابیں

۱۔معانی قرآن الکریم
(لفظی ترتیب کے اعتبار سے رواں اردو ترجمہ)
۲۔قرآنی آیات اور اسلامی معاشرہ
۳۔ہندوستان میں قرآن کے ترجمے وتفاسیر کا مختصر تعارف
۴۔تفسیر کا بنیادی ماخذ اور مفسر کی خصوصیت
۵۔قرآن میں انسان کا مقام اور اس کا اعلیٰ مقصد
۶۔قرآن کی دعوت اور اسلامی جہاد
۷۔قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ
۸۔کائنات کے عجائبات اور انسان کا اللہ سے تعلق
۹۔کلمۂ طیبہ کی حقیقت اور اس کے تقاضے
۱۰۔اللہ تعالیٰ کا تعارف اور کلمۂ شہادت کے فضائل
۱۱۔اسلامی کویز (سوال وجواب کی روشنی میں)
۱۲۔کفر وشرک کی حقیقت (شریعت کی روشنی میں)
۱۳۔کفر، شرک اور فسق کا ذکر اور صحابہ سے متعلق عقیدہ
۱۴۔رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے انمول موتی
۱۵۔رسول اللہ ﷺ کی مختصر سیرت مستند کتب کی روشنی میں
۱۶۔حضرت محمد ﷺ اور جزیرۂ عرب
۱۷۔رسول اکرم ﷺ کے کریمانہ اخلاق اور آپ ﷺ کی سیرت
۱۸۔رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کی سنتیں
۱۹۔رسول اللہ ﷺ کی صفات احادیث کی روشنی میں
۲۰۔اعمال صالحہ حصہ اول (حقوق اللہ)
۲۱۔اعمال صالحہ حصہ دوم (حقوق العباد)
۲۲۔خاتم النبیین (قرآن کی روشنی میں)
۲۳۔نبیوں کی سیرت (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۲۴۔اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت
۲۵۔مسلمانوں کے فرقے اور ان کے عقائد
۲۶۔حرام، حلال اور مباح چیزیں
۲۷۔اخلاص کی فضیلت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۸۔آخرت کا عقیدہ (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۹۔تعدادازدواج اور اسلام (مذاہب عالم کی روشنی میں)
۳۰۔مستند مسنون دعائیں
۳۱۔امت محمدیہ کی عزت کا معیار اور بنی اسرائیل
۳۲۔اسلام میں جزیہ، خراج اور ذمیوں کے اختیارات
۳۳۔جہاد آتنکواد اور اسلام
۳۴۔داڑھی کی اہمیت (شریعت کی روشنی میں)
۳۵۔مدارس اسلامیہ کے نصاب کا تاریخی جائزہ اور ہندی زبان کی ضرورت
۳۶۔جنات وشیاطین کا تعارف اور معالج کی صفات
۳۷۔قیامت تک کے فتنے
(رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کی روشنی میں)
۳۸۔اسلام کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۳۹۔غیر عربی رسم الخط (فانٹ) میں قرآن کی
اشاعت (شریعت کی روشنی میں)
۴۰۔دعوت کی ذمہ داری (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۴۱۔آخری رسول ﷺ کہاں کب اور کون؟
۴۲۔حضرت محمد ﷺ کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں
۴۳۔ہندو دھرم فرقے تنظیمیں اور اداروں کا تعارف
۴۴۔غیر مسلموں میں طریقۂ دعوت
۴۵۔اسلام کے خلاف الزامات اور اس کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۴۶۔بدھ مت اور اسلام
۴۷۔غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی
۴۸۔اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق
۴۹۔غیر مسلموں سے دوستی یا دشمنی اعتراضات کے تناظر میں
۵۰۔عطیات قدرت اور دولت کی پیدائش
۵۱۔قرآن کے مطابق دولت کا استعمال
۵۲۔اللہ کی طرف سے رزق کی تقسیم اور کمزور طبقے کی کفالت
۵۳۔اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ
۵۴۔اسلام میں تجارت کا طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۵۵۔اسلام کا زرعی نظام (شریعت کی روشنی میں)
۵۶۔جنت کے حالات اور جنت کی نعمتوں کا ذکر
۵۷۔جہنم کے حالات اور جہنمی (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۵۸۔کاغذی نوٹ اور بیع کی حقیقت
۵۹۔اسلامی قانون وراثت اور میراث کی تقسیم
۶۰۔مسافر اور سفر کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۶۱۔عید اور قربانی کی حقیقت اور اس سے متعلق مسائل
۶۲۔عمرہ کا آسان طریقہ
۶۳۔حج اور عمرہ کا مکمل طریقہ
۶۴۔روزہ، تراویح، صدقہ اور اعتکاف کے احکام ومسائل